

کتابخانه

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

اکسیر حیات

۱۳۱۵

بحر الحیات

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

کتابخانه

الكتاب

كتاب

الكبرياء

و

الجلال

كتاب

الكتاب





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰









نہ ہوتا تو مٹھائیں سنزلیں بیکار بنیں اور ان میں کوئی تاثیر نہ ہوتی۔ آتش سے گر چاند  
اور ستارے نہ دھونے لڑتے بالکل تاریک جتنی اس میں ہرگز نیالیٹ نہ رہتی  
نہ ہوتی۔ مگر نور ان میں بھی آفتاب ہی سے ہے اگر سوال کیا جائے کہ آفتاب  
گرم اور تابناک سرور ہے اسکا انعکاس اور فیض کس طرح درست آیا ہے جواب  
جو چیز کسی واسطے سے ظاہر ہوتی ہے وہ صورت عینی ہی قبول کرتی ہے۔  
بے عین متعین اثر پذیر نہیں ہوتی۔ اسکی مثال مثل عکس چراغ ہے کہ پانی میں  
پڑتا ہے اور پانی گرم نہیں ہوتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ عالم میں جسقدر رطوبت پیدا ہوتی ہے اُکو آفتاب  
خشک کر دیتا ہے اگر آفتاب نہ ہوتا تو غلبہ رطوبت کر کہ زمین کو بوسیدہ کر دیتا۔  
اگر چاند نہ ہوتا تو بالکل خشکی ہو جاتی۔ چونکہ بالکل خشک ہونا بھی اچھا نہ تھا اسلئے  
جب بہت خشک ہونے کو ہوتا ہے تو چاند اپنے اندازہ مائیت کے قدر  
آتش میں بھرا استعداد رطوبت بھٹاتا ہے۔ غرض کہ آفتاب و مانتاب دونوں کو دنیا  
میں ایک چیز میں کہ بغیر ان کے سب حکمت بیکار ہے۔ اگر آفتاب نہ ہوتا  
نہ ہوتے تو نام حکمت و رہم برہم ہوتی جیسا کہ برز قیامت آفتاب اور جلی کو کب  
اپنے اپنے کام سے بیکار ہو جاویں گے اور صفحہ آسمان کھلی السجھل الکتب  
پہٹ جائیں گے۔ الحاصل جو کچھ دہاں ہے وہی یہاں ہے یہ ایک لطیف  
نکتہ ہے جسکو ہم بالتفصیل بیان کرتے ہیں۔ یعنی جیسے چاند سورج کے بغیر  
کر کہ خاک بے نور و بے رونق ہے اور کل کام اسکے دہم برہم ہیں ایسے ہی ہم  
انسان میں بھی چاند اور سورج ہیں۔ اگر یہ نہیں تو اس کے سب کام درجہ برہم  
ہیں۔ حرارت کی ضرورت ہو تو کہاں ہے آتش اور رطوبت کی خواہش ہو تو کہاں  
سحب پیدا ہو۔ انسان بھوم راست مثل آفتاب ہے۔ اور درجہ شائستگی  
اگر بہم نہیں ہے تو اسکا حکم مثل قیامت کے ہے۔ بموجب حدیث شریف  
کے من مات فقد قامت قیامتہ جو مر گیا اسکے لئے قیامت  
قائم ہو گئی اسکی اور بہت مائیتیں ہیں جو اسناد و کمال سے معلوم ہو سکتی ہیں  
اس سجدہ ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ عالم کبیر میں مانتاب کو نور بذاتہ نہیں ہے

آفتاب اسکو جب قدر نور دیتا ہے اسی قدر پاتا ہے اور انسان میں دونوں دم  
 برابر ہیں۔ جواب شبانہ روز آفتاب کی سیر عرض کی حرکت سے ہے بلکہ  
 اسکی سیر برج میں ایک وکی ہے اور آفتاب کی سیر مٹھائیں منزلوں میں  
 ایک ماہ کے زمر سے مہیا کر قرآن مجید میں وارد ہے **هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ  
 ضِيَاءً وَ الْقَمَرَ نُورًا قَدْ فَرَّغْنَا زَكَّاتِنَا لِلْعَالَمِينَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ  
 اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ**  
 اور جو وقت سانس پاتا ہے تو نین نسم پر ہوتا ہے۔ دو قسم اول کہ دائیں طرف سے  
 آتا ہے آفتاب کی تاثیر دیتا ہے۔ اس سے جسد فرار پکھتا ہے اسکو مو اکتبہ پر  
 اور قسم ثالث کہ کمر میں پہنچتا ہے اور کرہ کمر سے پس پشت تابنا جلقوم کہ کل ۲۸  
 کمرے ہیں بناسبت منازل قمر اس راہ سے گذر کر بائیں طرف سے باہر آتا ہے  
 اسکو قمر کہتے ہیں وہ تاثیر سرد دیتا ہے۔ دویم برسم آفتاب نیچے کو جانا ہے جو حکمت  
 اس جگہ سے وہی اس جگہ ہے۔ مگر اس جگہ یہ سوال ہے کہ عالم کبیر میں آفتاب  
 کی سیر دن کو آفتاب کی سیرات کو یونی ہے۔ اور انسان میں دونوں دم عین  
 بساعت بند و اکبھی دونوں برابر چلتے ہیں کبھی اپنے وقت معینہ سے بدل ہی جاتے  
 ہیں۔ یعنی یہ اختیار ہی امر ہے کہ اگر دریاں نھننا چنتا ہے اور کسی غرض سے اسکو  
 روکنا منظور ہے تو دائیں کدوٹ دبانے سے فوراً بائیں چلنے لگتا ہے اس طرح  
 بائیں سے دریاں ہو جاتا ہے پہلایا جواب عالم عادی محض طبعی ہے مزاج کے  
 ساتھ بدلتا جاتا ہے اسکو اپنے مزاج کے ساتھ احتیاج ہے اور قیام بخود نہیں  
 ہے اور عالم سفلی عناصر ہے اور ترکیب انسان عناصر اور طبائع سے ہے اگر  
 حکم مزاج میں تو وجد عناصر سوختہ ہو اس جگہ ایک ذہن ہی ذات اعتدال سے  
 تفاوت کرے تو ساری حکمت باطل ہو جائے حق سبحانہ لغائے شانہ نے اپنی  
 دست قدرت سے طبائع اور عناصر میں اعتدال رکھا ہے جس سے ایک اکو مافیت  
 بساعت تبدیل ہوتا رہتا ہے کیونکہ اگر ایک دوسرے پر غالب ہو جائے تو حکمت  
 فوت ہو جائے اور تہ مناسک حکمت اس پر ہے کہ یہ آکھوں چیزیں جمع ہوں اور  
 کسرا نک رہو کہ کیفیت اعتدال ظاہر ہو دوسرا جواب یہ چھوٹا کہ ہے اس

سب سے پہلے چاہتا ہے۔ مگر اس ماہیت کو کامل اشخاص معلوم کر سکتے ہیں۔ دونوں  
ہر کچھیں مثل زحل اور شترجی ہیں جو باہم مشترک رکھتے ہیں اور دونوں گمش  
مثل برج اور زہر کے ہیں۔ یہ بھی آپس میں متفق ہیں۔ اور وہن مثل عطارد ہے۔  
اور بیداری مثل روز کے اور خراب مثل شب کے ہے۔ خوشی مثل بہار ختم مثل  
خزاں۔ حرارت مثل گرمی۔ برودت مثل سردی۔ مطوبت مثل برسات گرہ  
مثل یتیم۔ خندہ مثل برف۔ وہم مثل بادشاہ۔ عقل مثل رسول۔ عقل معاش مثل  
دبیر۔ فکر مثل کتاب۔ جمال مثل لوح کے ہے پس عالم کبیر ایک نفس ہے اور  
مثل کل اس کی روح ہے۔ یتیم عالم صغیر میں ہے اور نہ داخل میں ہے نہ خارج  
ایسی ہی حضرت جل جلالہ نہ عالم کبیر میں ہے اور نہ داخل میں اور نہ خارج میں اس کی  
شناخت اپنی شناخت پر موقوف ہے جیسا کہ وارد ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ  
عَرَفَ رَبَّهُ یعنی جس نے اپنے کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔

## دوسرا باب

عالم کی تاثیرات کی معرفت میں

جاننا چاہیے کہ آفتاب اور ماہتاب جیسے کہ عالم کبیر میں ہیں مبینی خاص عالم صغیر  
میں ہی مشر ہیں۔ چنانچہ عالم صغیر میں آفتاب و ماہتاب سورج مبینی ہیں  
آفتاب جانب راست آفتاب جانب چپ۔ اور سانس کبھی جانب راست اور  
کبھی جانب چپ سے چلتا ہے نوبت نوبت اس واسطے دو چند جمع نہیں ہوتے  
دوسرے دو فصول جہت سے باہر نہیں جاتے مگر حالت خوف اور وقت جراح یا  
بلندی پر چڑھنے یا وزش کرنے یا بھاری بوجھ اٹھانے یا کھانے میں تصدین  
اس کلام کی یہ ہے کہ جانب راست آفتاب اور جانب چپ ماہتاب ہے اگر کسی کو  
آفتاب ہو اور وہ سورج مبینی راست کو روئی سے بند کر دے اور ایک شبانہ  
بند کر کے کہ سانس اس میں سے بالکل نہ نکلے تو حرارت داخل ہو جائے گی اور  
ایسے ہی اگر کسی کو رطوبت زیادہ ہو اور وہ بائیں نچے کو بہت دور روئی سے بند  
کر دے تو رطوبت جاتی رہے گی۔

ایضاً۔ اگر کوئی چاہے کہ کسی مجلس میں عمل مذکور کرے فہم یہ بیٹھ کر سخت کبیر پر پہلو دیکر بیٹھے اور کف دست زمین پر جا کر انگلیوں کو پھیلا دے مگر اس طرح کہ بائیں آن سے کیس قدر جدا رہے۔ پس اگر دایاں سانس چلانا ہو جانب چپ رکھا اور اگر بایاں چلانا ہو جانب راست رکھے الغرض جس طرف سے دبا بیگا اس کے مخالف نٹھنے سے دم جاری ہو جائے گا۔ اس ترکیب میں روئی سے بند کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ ایسے ہی اگر دائیں کروٹ سوویگا بائیں نٹھنے سے سانس جاری ہوگا اگر بائیں کروٹ سوویگا دائیں نٹھنے سے سانس جاری ہوگا۔ فائدہ اور جو شخص یہ عادت کرے کہ دن کو بایاں نٹھنا اور رات کو دایاں نٹھنا جاری رکھے وہ کبھی بیمار نہ ہو سستی درد استخوان درد سر درد دندان حشر رطوبت برودت میو ست سحر و زہر مار کز دم وغیرہ سب محفوظ رہے گا۔ اگر جوانی میں کر لگا ضعیف نہ ہوگا بال سفید نہ ہونگے اور اگر پیری میں کر لگا تو کیا عجیب ہے کہ پھر بال سیاہ ہو جائیں۔

ایضاً اگر کوئی سفر کو جلسے قواس کو چاہے کہ اپنی سانس کو دیکھے کہ کونسا دم جاری ہے پھر جس طرف کا دم جاری ہو مٹی طرف کا قدم پیچے رکھے خدا چاہے بخیریت تمام اپنے گھر کو اس آئے۔

ایضاً اگر کوئی شخص کسی بادشاہ یا امیر یا کسی بزرگ کی خدمت میں جانا چاہے تو اس کو چاہیے کہ آسمان مذکورین کے نام کے حروف شمار کرے اگر طاق ہو تو دم راست چاہیے مین قدم اٹھیں آگے رکھے اور اگر جفت ہو تو دم چپ چاہیے کہ اس طرح دبانک پہونچے پس جب منزل مقصود پر پہونچے تو خیال کرے اگر دم راست جاری ہے تو خود کلام میں سبقت کرے اور اگر دم چپ جاری ہے تو خاموش ہو جائے خود پہلے بات نہ کرے۔

ایضاً اگر دولت مند قابل ہوں رسالت سالار لشکر ملاحظہ کرے اگر اس کا دم بہت جاری ہو تو پیشدستی کرے اگر دم چپ جاری ہو تو دشمن کو حملہ کرنے دے۔ اس کو فتح اور شکست ہوگی۔

ایضاً اگر کوئی شخص گھوڑا نامی بیل وغیرہ جانور خریدنا چاہے تو اس کو لازم ہے



کہ صنعت سے گرجو وہ ساعت چنے تو خوش ہوں اگر ایک شبانہ روز برابر رہے  
 رہے تو اپنے انبائے جنس اور عزیزوں میں بزرگی پاوے۔  
 ایضاً اگر وہ انیس خرت سے چار ساعت دم جاری رہے تو امید ہے کہ غیب سے  
 کچھ پاوے اور اگر دو ساعت چنے تو دشمنوں سے بخشش ہو اگر آٹھ ساعت  
 جاری رہے تو اپنے عزیزوں میں سے کسی کی خبر پہنچے اگر دس ساعت چلے  
 تو دہل بیماری کی ہے جو بارہ ساعت چنے معلوم کریں کہ کوئی دشمن پیدا ہو  
 کہ نقصان پہنچا دیگا۔ اگر ایک شبانہ روز برابر جاری رہے تو معلوم کرے کہ موت  
 نزدیک ہے۔

ایضاً۔ اگر جانب مشرق و شمال جانا ہو تو دم راست میں جاوے کہ جانب  
 غروب و جنوب جانا ہو تو دم چپ میں جانا بہتر ہے۔  
 فائدہ اگر کوئی سوال کرے کہ لشکر دشمن نے قلعہ کا محاصرہ کیا ہے کیا کیا جاوے  
 تو اسوقت عامل اپنے دم کو دیکھے اگر دم راست جاری ہے تو حکم دے کہ کلکر  
 جنگ کر دے فتح ہوگی۔

ایضاً اگر کوئی سائل کسی سے سوال کرے خواہ وہ کسی قسم کا ہو اسوقت عامل  
 اپنے دم کو دیکھے۔ اگر اس نے سوال جانب دم جاری کیا ہے تو حکم دے کہ  
 جلد کام ہوگا اگر جانب بند آکر سوال کیا ہے تو کہہ دے ابھی وقت ہے۔  
 ایضاً اگر سائل دم جاری کی طرف سے آکر مریض یا مجروح کے واسطے دریافت  
 کرے تو حکم دے کہ علت رفع ہوگی اور دم راست میں پیش و پس آکر پوچھنا  
 بھی نیک ہے۔

اگر سلامتی غائب کا سوال ہو اور جانب دم جاری آکر سائل ہو تو امید  
 سلامتی کی ہے اگر جانب دم بند آکر سوال کرے تو سبھ سے خیر نہیں ہے اگر  
 جانب دم بستہ آکر جانب دم جاری پہنچ کر سوال کرے تو امید سلامتی کی ہے  
 اگر دم جاری کی طرف سے آکر جانب دم بند سوال کرے تو خیر نہیں۔ اگر مار  
 گزیدہ اور زہر خردہ کا سوال جانب دم جاری ہو تو جلد اچھا ہو برعکس اس  
 کے برآ ہے۔

ایضاً اگر سوال حالہ کا ہو کہ دختر جنے گی یا پسربند دم . وہ پوچھے دختر اگر جانب  
دم میں آکر سوال کرے تو میری یہ بات ۔

وہ سراقاعدہ یہ ہے کہ اگر بائیں طرف کھڑا ہو کر سوال کرے دماغ کا  
دم بہت جاری ہو تو حاملہ سپر جنے گی . دیکھو اس کے برعکس ۔

ایضاً اگر سائل پوچھے کہ خبر آمدہ شکر دشمن ہے یہ سچ ہے یا جھوٹ پس اگر  
سائل نے جانب دم بہت کر پوچھا ہے تو سچ ہے اگر جانب مہیب کر سوال  
کیا ہے تو جھوٹ ہے ۔

ایضاً اگر سوال دو آدمیوں یا دو بادشاہوں کے باہمی جنگ ہو کہ کس کو فتح ہوگی  
تو خیال کرے کہ اگر دم جاری کی طرف جاکر جبکہ اس نے پہلے نام یا ہے اسکو  
فتح ہوگی اور دم بستہ کی طرف جبکہ نام پہلے یہاں ہے اسکو ہزیمت ہوگی ۔

ایضاً جس کسی کا ایک شبانہ روز دم بہت جاری رہے تو نتیجہ اسکا بد ہوتا ہے  
اگر پانچ شبانہ روز جاری رہے تو دلیل ہے کہ تین سال عمر سے باقی رہے اگر  
دس شبانہ روز برابر ایک دم جاری رہے تو معلوم کریں کہ ایک سال اسکی عمر  
سے اور باقی ہے ۔ اگر پچیس شبانہ روز برابر ایک سانس جاری رہے تو دو ماہ  
باقی ہیں ۔ اور اگر ستائیس شبانہ روز ایک دم چلے تو پچہتر ماہ دن اگر اٹھائیس  
شبانہ روز ایک دم برابر چلے تو گیارہ دن تیس شبانہ روز سے دو دن ۔ تیس  
شبانہ روز سے کل ایک دن کی عمر باقی سمجھنی چاہیے ۔ اگر ۳۲ شبانہ روز ایک  
دم برابر چلے تو معلوم کریں کہ اسی روز انتقال ہوگا ۔

ایضاً اگر سائل کسی مہم کے سر ہونے کا سوال کرے اسوقت عامل کا دم اگر اندر  
جاتا ہو تو کھدے کے فتح ہوگی اگر باہر آتا ہو تو دیر میں کام ہوگا ۔

ایضاً اگر دائیں طرف کے دم چلنے وقت کوئی جملع کرے تو اسکی عورت کے  
عمل رہے اور جو بائیں طرف کے سانس کے چلنے وقت جملع کرے تو اسکی  
کا عمل رہے اور لڑکی پیدا ہو ۔

ایضاً اگر مرد و عورت دو نوں باہم دوستی چاہیں تو اسکی ترکیب یہ ہے کہ  
عورت و مرد دو نوں لب لب ہوں دو نوں ناک کے تھنے ایک دوسرے کے

مقابل ہوں۔ عورت اکیس بار مرد کے دائیں تھن کے سانس اپنے دم چپکے اندر کھینچے اور مرد دم راست سے نفس چپ اسکا اکیس بار کھینچے اس عمل سے سے دونوں ایک دوسرے کے والہ و شفیقہ ہوں۔

ایضاً اگر واسطے حاجت روائی اور دعوت عمل کے کوئی عمل مشروع کرے تو ہر روز پنجشنبہ عروج ماہ وقت فجر میں آغاز کرے جلد کام انجام ہو۔  
ایضاً واسطے قبر دشمن کے ہر روز شنبہ یا سہ شنبہ وقت برآمدن آفتاب تک غرچاند میں عمل شروع کرے۔

ایضاً دم چپ جاری کے وقت صحبت کرنے سے مروت بڑھتی ہے اس میں دو یا تین بار جماع کرنا نہایت ہی مضر ہے۔ البتہ دم آفتاب میں اخراج سنی سفایقہ نہیں۔

ایضاً اگر دم راست جاری ہو تو دنگ کی وقت جانب غرب اور جنوب پشت رکھے اور اگر بایاں سانس جاری ہو تو شرق و شمال کی جانب پشت رکھے انشاء اللہ اس کی ضرورت رفع ہوگی۔ اگر دونوں ہی ایسا کریں تو دونوں کو نفع ہو۔  
ایضاً اگر دونوں تھنوں سے سانس جاری ہو تو سکودہ لہند سکھن کہتے ہیں اس میں سوائے عبادت حق کے اور کوئی کام نہ کرنا چاہیے۔

ایضاً دوسری ترکیب یہ ہے کہ جب دونوں سانس بہا بر جاری ہوں سانس کو تھوڑی دیر اندر کھینچ کر پھر چھوڑ دے اور غور کرے اگر دم آفتاب غالب ہی تو بہتر اگر دم ماہ غالب ہے تو نیک ہے۔

ایضاً کھانا کھانے میں دایاں سانس جاری رکھنا چاہیے بلکہ پہلو سے چپ پر تکیہ دیکر بیٹھے کہ کھانا نام ہو جس صورت میں غذا جلد ہضم ہوتی ہے اور بعد کھانا کھانے کے پانچ ساعت کے بعد پانی نہ پیئے بعد اس کے تھوڑا تھوڑا نوش کرے تجویز ہے اسکا نفع ظاہر ہوگا۔

ایضاً واسطے اسقاطِ حمل کے جانب دم بستہ کر سوال کرے تو حمل برقرار رہے اور جانب جاری میں ساخط ہو جائے۔

ایضاً نشاط کے وقت جتنا سانس کو روکے اتنا ہی لطیف ہوا دے۔









پہلے ہی پستور نہیں اس حکمت حکم شود مضبوط نہ انت زخودن گرچہ درہانی  
 سے نفع نہ برآمد مگر پپ بود بہتر شدہ است دم زایل بدعت ہوا جہانی  
 ایضاً اگر کسی کے ذہن یا ورہ یا سوزش ہو تو سکو چاہیے کہ اسے لعل ہنار نہ اپنے  
 نہ کعبہ نہ پیر نہ لے۔ ایسے ہی نہ کے مسوں کے لیے ناک کا پانی لگانا مفید ہے  
 بلکہ ناک میں ہنار نہ نہ کہ میں مگر آئندہ میں لگانا نام اچھ کی بیماریوں کو مفید ہے  
 ایضاً غلبہ رطوبت کے و فیدہ کے لیے کان کی رون ناک میں رکھکڑی کی تودلغ  
 میں چو سچائیں ناک حرارت پیدا ہو۔ اگر بچہ ہو تو اس کے گلے میں ڈالے۔

فائدہ آدمی کو جو ترشی سوز کر رہی ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان کی زندگی  
 چونکہ اکل و شرب کی وجہ سے نبات کی ماہیت رکھتی ہے جس سے کہ انسان نو پانا  
 ہے۔ انکی مثال ایسی ہے جیسے کہ وحشت کی جڑ میں چند روز ترش پانی دیا جائے تو  
 وہ جاننا رہتا ہے اور اس میں قوت نہیں رہتی۔

ایضاً واضح ہو کہ یہ چند الفاظ با یکدیگر برابر واقع ہوئے ہیں یکساں ہمسایہ یکساں  
 یکساں سے مراد تھوڑا سا ہے مثل ماہیت معدنیات زمینی گوگرد مثل گس سرخ۔  
 آتش۔ اور جو حقیقت پارہ اور س پر واقف ہو اور ایک دوسرے کے مزاج میں  
 موافقت کر سکے۔ خواہ نباتات کا جز شامل کر کے۔ وزن آتش حسب استعداد مزاج  
 کم و بیش کر کے ان چیزوں کو قائم النار کرنے سے انکو شمس و قمر حاصل ہو جاتے ہیں۔  
 یعنی چاندی سونے کا بنانا جب ناک ماہیت اور خواص اور اوزان معدنیات اور  
 وزن آتش اُس سے نہیں پہنچتا اور اس کے روبرو چند مرتبہ اپنے اٹھ سے نہیں  
 کر لیا نفع نہیں اٹھاتا۔

ہیمیا سے مراد اپنے کو غائب کرنا منہ دعوت اسماء سے ابین اہم یا جلیل الکبر  
 سے حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس درویش نے جہاں تہہ میں اسکا ذکر کیا ہے اور  
 بعض افسوں اُسے ہندی اور بعض تراکیب سے جو درختوں اور جانوروں سے  
 مرکب کر کے بدلت مقرر ستر بناتے ہیں اور بعض ترکیبیں آگ پر بناتے ہیں۔  
 حاصل ہوتا ہے۔

یہ کیا وہ علم ہے کہ جسکو حاصل ہو جانا ہے وہ قالب کو چھوڑ کر اپنی روح کو کسی دگر





بشری اور وضو کے اپنے سھلے سے نہ اٹھے اور اپنے میں بغض رکھے جو شعور پیدا ہوتا ہے کہاں سے ہوتا ہے اور کیا کیا ظاہر ہوتا ہے۔ وہ کہاں جاتا ہے اور آئناش کا آیا سعد ہے یا نخس سے دونوں وجہوں کو شناسی رہے اور وہم کو سودا و نمونہ میں جا کر خوب فکر کرے اور خیال کو دل کے دونوں پردوں میں مفر کرے جو کچھ بے نشان سے آواز آئے اس کو نشان میں پا دے اور اس کو بھیراؤ سے خاصیت دے بروج کو دریافت کرے جیسا کہ وہاں سعد و نخس ہے یہاں صفات حمیدہ و ذمہ میں اور ان کے دور استے میں۔ ایک جانب جلال غفلت۔ دوسرا جانب جمال کبریا۔ جو دوسرہ جانب جلال غفلت سے آتا ہے اس کو دوسرہ شیطانی سے منسوب کرتے ہیں اور جو جانب جمال کبریا ہی سے آتا ہے اسکو بروج الامین کہتے ہیں کہ رواج ملکیت سے سرزد ہوتا ہے۔ پس جو کچھ بروج عالم کبریا میں ہے وہی اس میں ہے۔ جب بندی اسکی شناخت میں مشغول ہوتا ہے حرکت قلب اور حرکت عرش اعظم کواکب کہتا ہے جو متوسط ہوتا ہے اس کو یہ مٹول ہوتی ہے کہ عرش قلب انسان میں ہے۔ جو تختی ہے کہ عرش اس کے نزدیک ایک زاویہ ہوتا ہے اس کی نظر میں کچھ ڈرنیں رہتا عالم کبریا عالم صغیر اس کا قلب ہو جاتا ہے۔ جو کچھ پاتا ہے جس ملاحظت سے پاتا ہے بروج سے منسوب کر کے سعد و نخس سے مفاہیہ کرتا ہے اور آگاہی پاتا ہے رشتہ کامل کو لازم ہے کہ مرید کو اس حال سے آگاہ کر دے تاکہ وہ اپنے حال پر روشنی رہے اور مینا سے راہ ہو جائے مگر یہ مرتبہ بغیر رعایتہ و مرکاشفہ و مشاہدہ دل کے حاصل نہیں ہوتا اس کا حاصل ہونا منزل گاہ سبحانی اور لطیفہ ربانی کا حاصل ہونا ہے اس کے شغل کا طریق پہلے باب میں کہا گیا ہے وہاں معاینہ کرے۔

## چوتھا باب

معرفت ریاضت اور اسکی کیفیت کے بیان میں

جانتا چاہیے کہ حکمت جبہ انسان کی فرست ہو اور بنیاد و نہاد اسکی خاک پڑیوں و مچوین و فیض و جذب فوت آتش سے ہے۔ اور قیام و تخلیل و حرکت و قوت و قیمت و تنفس جس ہوا سے ہے اور اک کلیتہ اور اہیت جزئیہ اور نظم انسانہ





جانا چاہیے کہ جو دو کو بالذات حرکت نہیں اور دل انسان ایک دلیل رحمانی اور  
 لطیف ربانی ہے جب اس سے غیبت جاتی رہتی ہے اسوقت کوئی حجاب نہیں  
 رہتا۔ ہر دم قدم پر کسی کو وہی نور پر تزیینات و تجلیات کا مشاہدہ  
 ہونے لگتا ہے۔ الحاصل یہ تشریف مشک پر آب ہے۔ یا مشک پر از باد۔ لعل  
 پر ہی میں وہ دوسرے کام کی نہیں ہوتی۔ اس طرح جب یہ فن کھانے اور پینے سے  
 پر ہو جاتا ہے کسی کام کو نہیں رہتا۔ کسل و کوہی بڑھ جاتی ہے۔ عمل کرنا ناممکن ہو  
 جاتا ہے۔ اس لیے چند شے کے ذریعہ سے آہستہ آہستہ ترقی کے ساتھ ہسکو  
 پاک کرتے ہیں کہ ضرر نہ پہنچے۔ تباہ نہ ہو۔ ورنہ پانی و آب کسب ریاضت سے  
 سب جذب ہو کر بچاؤ اس کے بدن کی مثالی حاصل ہو۔ ثنائیت دور ہو و طافت  
 اس کی جگہ قابو ہو۔ مگر یہ لطافت اُن چٹون سے حاصل ہوتی ہے جسکی ۸۴  
 نقد او ہے۔ ہر ایک پتہ کے فوائد اور خواص جیسے جیسے ہیں مگر یہاں پر  
 چند چلے بیان کیے جاتے ہیں کہ اُن سے بھی پورا ہی مقصد مل جاتا ہے۔  
 پہلی شرط یہ ہے کہ آغاز میں کمی طعام اور خلوت اختیار کرے اور اپنی نظر کو  
 نظرون سے بچائے۔ اگرچہ اوایل میں سخت مجاہدہ کا بھی اندیشہ نہیں مگر تاہم  
 اول سختی نہیں چاہیے۔ ہند بیچ مجاہدہ کر کے ہر موسم کے موافق مشغولی کے لیے  
 ایک معتدلی وقت مقرر کرے اور سستی کو چھوڑ کر بلاناغہ کرے ایک روز کو  
 ترک کئی روز تک حیران کرنا ہے۔

## ذکر مہنس

یہ وہ فکر ہے کہ جوگی لوگ اپنے چیلوں کو تعلیم و تلقین کرتے ہیں۔ اُن کی پہچان  
 میں اس ذکر کو کرم کہتے ہیں تہذیب عبادت کو دھرم عبادت باؤ ذکر کو رتہ و دین  
 ہیں۔ ذکر کو کوئی گرمی غالبہ کو دھرمی و دھرماتہ کہتے ہیں۔ ان کا شوقی مجبور  
 رہنا ہے۔ یہ لوگ تمام علایق کو چھوڑ کر مجبور رہتے ہیں اور سراور چہرہ و دست و پا  
 لگا کر صرف ایک تنگوشی سے رہتے ہیں۔

جو سوعد اور خدا پرست ہوتے ہیں وہ ہستی کو نیستی۔ اور نیستی کو ہستی سمجھ کر

نجر توحید میں فرق رہتے ہیں جو عشق حقیقی سے پہنچتا ہے اسکو مست جان کر بخوشی قبول کرتے ہیں۔

### طریقہ چلہ

اس کرم کو سچ آسن کہتے ہیں ترکیب ملکی یہ ہے کہ سر اور کمر اور پشت برابر رکھے اور ساقی پر ساقی رکھے۔ ٹخنیاں پائے چپ زہر انتہائے زانو سے راست اور ٹخنیاں پائے راست انتہائے زانو سے چپ پر رکھے دونوں ہاتھ باہم ملا رکھیں ہوں۔ جو سانس آئے اسکو ہتھو کہتے ہیں۔ حق سے مراد رب رومی ہے اور تو سے مراد نفس کا اندر کہیں چلتا ہے۔ اس کو رب الارباب کہتے ہیں۔ جب رب عیسیٰ رب الارباب کی صورت قبول کر لیتا ہے اسوقت وہ محل تجلی و مشاہدہ و ملاحظہ و معاینہ کا بنجاتا ہے۔ چاہیے کہ اس ذکر کی سرایت کرے کہ فتح باب غیب الیغوب حاصل ہو۔

### ذکر الکلمہ

جب اس کرم میں مشغول ہو یہ چلہ شروع کرے یعنی دونوں ہاتھ بٹھکرائیں ہاتھ کی منہ بند کر کے اسکو سر زانو سے راست پر رکھے پیر دست راست کی کہنی اس منہ بند کر دست راست کی منہ بند کر نیچے نکلیہ کر کے دونوں چوڑوں کو ایک جگہ مضبوط کر کے ناف کو پشت پر پہنچائے ناف کی تخت سے دم کو کھینچے اور اکلمہ کا تصور کر کے اسی خیال میں گم ہو جائے کہ کچھ جبر ہے۔

اکلمہ اسکو کہتے ہیں جو نظر نہ آوے اور وہم اور گمان سے باہر ہو ۵ اکلمہ زنجن کلمے نہ کہے۔ جاری کلمے تو رہے لنوئے۔

### ذکر کھکتی

جب سالک اس کرم کو شروع کرے تو گر بنجہ آسن بیٹھے۔ گر بنجہ آسن یعنی نشستگاہ باغدا۔ طریق ۱۔ اسکے جلد کے دو ہیں۔ ایک یہ ہاتھ پر سر باہم ملا کر بغراغت بیٹھے دوسرے یہ کہ پائے چپ ایک نانو ہو کر گھٹ پانچ سرسرن رکھ کر زانو سے راست اسنادہ رکھے اور انجھستان پائے چپ شتالنگ پائے راست سے ملا کر دست راست و دست چپ زانو سے چپ پر رکھے ہتھ سے



اس ذکر سے باطن صاف ہوتا ہے فقرائے ہندو اسکو گوی کرم کہتے ہیں۔ چاہئے کہ جبہ بزم احسن کے ساتھ اس طرح کرے کہ دونوں کھٹ پا کو ایک جگہ کر کے انتہائے کھین زیر خیمین رکھ کر دونوں ہاتھ پشت پر پٹ کر مشغول ہو اور سر کو کچ کر کے تھوڑا تھوڑا جنبش دے زبان کو دانتوں میں بند کر کے سخن کے ساتھ ناک سے سانس لے کر جتنا سانس چھوڑے اس سے دگنا اندر کھینچے جبکہ مشقت کر چکا اتنا ہی جلد نفع پاویگا اس ذکر کا وقت بعد نماز فجر یا بعد نماز عصر ہے۔

### ذکر اکوجن

معنی اس کے کشش کے ہیں یعنی با مطلق صوفیہ متعدد کونیو فرمیتے ہیں۔ طریق اسکا یہ ہے کہ شدہ آسن مجھے اور نیلو فرخانہ آتش ہے اور دم کے باہر آنے کی جگہ ہے چاہئے کہ دونوں سر میں ایک جگہ تخت کر کے نیلو فر کو پیالے اوپر کھینچے کہ آتش پیدا ہو کر تمام کثافت کو جلا دے۔ جو کچھ سر غیر ہو خاکستر ہو جائے۔ پھر چند روز کے بعد اسکا نفع ظاہر ہو۔

### ذکر اندسبد

اسکو مشغول لازمالی کہتے ہیں طریق اسکا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ جھک کر دونوں سر میں کھٹ پا پر رکھے۔ ہر دو دست دونوں کانوں پر رکھے دونوں انگشت شہادت دونوں کانوں کے سوراخوں میں دے اور نرگشت پس گوش۔ باقی تینوں انگلیاں برابر کھڑی رکھے۔ اس طریق سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ نشان اسکا بے نشان سے ہو اسکی فراوانی کرے۔ اس مشغول کے نہایت منافع ہیں۔ اگر بوجہ استغراق کانوں میں انگلیاں نہ رکھے تو سفوف نفل میں چنبہ آلودہ کر کے دونوں کانوں میں رکھے۔ جیسی آواز اٹھی رکھنے سے ہوتی ہے ویسی ہی اس سے ہوگی۔ اہل سلوک اس آواز کے منتظر رہتے ہیں۔ اس مشغول کے فوائد کثیر ہیں عمل روشن ہو

### ذکر نصبد

اس کی ترکیب یہ ہے کہ سر اور گرد و پشت برابر رکھ کر ہر دو دست برابر کر کے ہر دو نرگشت ملا کر زیر منہ رکھے اور دونوں کہنیاں شکم پر بالائے ناف رکھ کر اپنے فکر کو اُم الدماغ میں بجائے۔ اُم الدماغ ایک سوراخ ہے اسکو فقرائے



کہ ہوا ان میں آجائے یہاں تک عمل کرے کہ تمام اعضا مثل مشاک کے پُر ہو جاویں اور پانی پر چھنے کی قوت پیدا ہو جاوے۔ مگر یہ کیفیت سال بھر کی محنت و مشق میں پیدا ہوگی۔

## ذکر تراوت

مربع بیض کردہ نوں باغیوں کی اونگھیاں باہم پیچیدہ کرے جب ہوا تالو کے نزدیک پہنچے قدرے سخت کرے اور جانب ام الدماغ ناک کو زانگشت سے اندر کھینچے اور باقی اونگھوں سے ناک کی جلد پکڑے کہ ام الدماغ تک سیران ہو۔ پھر تیز سر بر طرف ہو اور مکاشفہ علوی و سطحی حاصل ہووے۔

## ذکر کجری

معنی اس کے در بند کرنے کے ہیں۔ جب سالک اس شغل کو شروع کرنا چاہے تو اہل سفوف تک سنگ و پیل زبان کو باہر نکال کر دو وقتے لے کہ زبان بڑی ہو جاوے۔ دواہل کرکڑے سے صاف کرے برگ تنبول اصلانہ کھائے۔ ناخن انگشت شہادت و زانگشت بڑے رکھے اور نیچے زبان کے جو دو رگیں ہیں ایک سیاہ دوسری محل ان کو نرم کرے اور زبان کو خلق کی طرف ایسا مائل کرے کہ زبان سورخ تالو میں آجائے اور دم بستہ ہو یعنی زبان ایسی ہو جائے کہ آہر قوم لو کے سوراخ میں جانے لگے اور ہر بہ بینی کو چھوے اسکے بعد سہ جن جبہ مفید پرستونش سنگام زمین پر رکھے زانو اور ساق باہم چپکائے کف پاے چپ زیر خستین رکھے کہ مجھائے بول دینی بستہ ہو ہر دو دست ہر دو زانوں پر دواؤ گونہ رکھے اور تالو کے روزن کو زبان سے بند کرے جبکہ او پنڈر ہو اس ذکر کے کرنے سے انسان خواب غفلت گرسنگی حرق سستی کا ہلی سردی گرمی موت حیات غمناک جلد کردیات و تصدیعات بشری سے منزہ اور بہتر ہو جاتا ہے۔ سالوک اس سانک کا فنا تک ہوتا ہے۔

جو گیوں کی اصطلاح میں کجری فنا تک کو کہتے ہیں۔ جب یہ ذکر کمال کو پہنچ جاتا ہے جلد عالم اس کے تصرف میں آ جاتا ہے۔ باقی فوائد عمل سے روشن ہونگے۔

## ذکر ملیکا

صبح اودھکر دھنور کے شرق کی جانب پیٹھ کر کے منہ آسمان کی طرف کرے اور انھیں  
کھول دے بند کرے ہوا کی خشکی سے آنکھوں میں فیض بیکر بند کر کے اپنی طرف کھینچے  
پھر آنکھ کھول کر ہوائے چند بار اس طرح کرے اور علیحدہ آفتاب تک مشغول رہے  
ایک عشرہ میں اس کا نفع معلوم ہوگا۔

### ذکر کھنبہ

جو ہوا کہ اعضا پر لگے اس کو بند ریج ام اندھاغ میں بچائے، زور نہ کرے ورنہ اعضا  
بشکستہ ہو جائیں گے۔ آنکھیں کھلی رکھے زبان تالو سے چپکائے سانس نبی کے  
رستے سے آہستہ آہستہ باہر نکالے اس طرح پرستور بالا چند عرصہ تک عمل کرے  
سانس کے اندر کھینچنے کو بوجھ کہتے ہیں اور باہر نکلنے کو کھنبہ اور سانس کے چھوڑنے  
کو بھٹ کہتے ہیں۔

### ذکر یہا آسن

برائے قوت رگ و پے و گردن و پشت و مضام طعام و خشکی و رطوبت پہنانی۔  
چاہیے کہ پائے راست ساق ران چپ پر رکھے اور پائے چپ ساق ران راست  
پر نرمی و آہستگی سے رکھے تاکہ عادت ہو جائے اس کے بعد پشت استوار رکھ کر  
ہاتھ زانو پر رکھے اور دونوں بازو استادہ رکھے اور موسم کے اندام کو ہلائے جو اس  
مقام تک پہنچتا ہے اس میں دو بانیں ہو جاتی ہیں ایک کم ہون دو سر کم کھانا

### ذکر جگر آسن

مربع بٹھکر سیدھا ہاتھ جانب کتف چپ گردن پر رکھے اور دست چپ جانب  
کتف راست رکھ کر استوار رکھے سر کو بدن سمیت چاروں طرف حرکت دے  
اور دل سے ذکر کرے۔ جب تک ہونا چاہے ہاتھ زانو پر رکھ کر بازو قائم رکھے اگر  
ذکر سے غافل نہ ہو۔ جب اس نشست سے مشاہدہ عین حاصل ہو شوق بڑھنے لگتا  
ہے اس مقام پر پہنچنے سے وہ امراض جلا دوا ہوتے ہیں جیسے جذام برص  
ہسور ناسور دق وغیرہ سب نذیل ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل مجربات سے ہے۔

### ذکر تختینہ

مربع بٹھکر دونوں ہاتھ پنڈلیوں اور رانوں میں دیکر معلق ہوا اور ذکر فراموش

\_\_\_\_\_

## 200

وہی کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ اسے دیکھ کر کہتا ہے کہ یہ ایک عجیب و غریب شخص ہے۔  
اس کی ہر بات پر اس کی طرف سے ایک عجیب و غریب جواب آتا ہے۔  
اس کی ہر بات پر اس کی طرف سے ایک عجیب و غریب جواب آتا ہے۔  
اس کی ہر بات پر اس کی طرف سے ایک عجیب و غریب جواب آتا ہے۔

—

والی دہائی کے آخر کی پہلی دہائی کے آغاز کے لیے، سیکٹر کے ماحول کے لیے  
 اس وقت کے لیے، پوری کچھ کی کچھ کے لیے، اس کے لیے اس کے لیے  
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

پیشکش

\_\_\_\_\_

[illegible]



برعکس اس کے دختر۔ اور عورت حکم کشت کا۔ کہنی ہے اس سے مثل نباتات  
بایدگی حاصل ہوتی ہے۔ غرض کہ تخم شے دیگر ہے۔

بعض حکماء کہتے ہیں کہ منی رحم میں پڑنے ہی شگفتہ ہو جاتی ہے جیسے کہ زند کھٹالی  
میں پھسل جاتا ہے۔ اس میں اگر عکس مرد کا پڑتا ہے تو رد کا پیدا ہوتا ہے اگر عورت  
کا عکس پڑتا ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے۔

بعض حکماء کہتے ہیں کہ یہ فضائل سب درجہ غاصر سے ہیں۔ اگر آنش باد غار ہو تو  
سپر پیدا ہوتا ہے اگر آب خاک غالب ہوں ہو تو دختر۔

ساک کو چاہیے کہ ماہیت دم معلوم کرے جیسا کہ وہ رکھا گیا کہ درشتہ سکہ  
سے بجانب خفیتیں رواں ہوتے ہیں اور سکہ جانب صلب رہتا ہے اس سے  
کہ سختک ہوتی ہے اور ہر ایک بند اپنی استعداد کے موافق مستحکم ہوتا ہے سکہ  
سے مراد شعبہ درشتہ ہے۔ اور درشتہ مذکور باہم ملے جلیں۔ اور ایک رگ  
محو یعنی خالی پُر از خون سیاہ و درختندہ مثل خراطین ماہیت مزاج سے  
مخلوط ہو کر مثل طنائوں کے پیدا ہوتی ہے ہجک درشتہ اور ظاہر ہوتے ہیں کہ  
وہ محل بول و غایط ہیں۔ پھر وہ بند اور ظاہر ہوتے ہیں کہ وہ ران اور بازو ہوتے  
ہیں۔ اور وہ رگ درختندہ کہ انتہائے لطن و فوق خفیتیں ہے ایسی حرارت  
رکتی ہے کہ کوئی چیز مثل اس کے نہیں۔ اس سے ایک بند اور ظاہر ہوتا ہے  
کہ اس کا پیوند ناف سے ہوا اور گداس کے معدہ گردندہ ہے کہ وہ ماسکہ آب  
طعام ہوتا ہے اور سر معدہ و پیوند اس رگ درختان کا زیر ناف ایک در ہے اور  
تمام معدہ سر رگ درختندہ گرد پھرنے والا ہوتا ہے۔ اس کی آگ سے آب و طعام  
مثل کشک ہو جاتا ہے اس سے جو بخار اٹھتا ہے وہ چار قسم پر ہوتا ہے۔

اول کثیف رخ جلیق سفید رہتا ہے موافق حاجت نگاہ رکھنا اس کا سفید ہے۔  
دوم اعضا کی تین سو ساٹھ رگوں میں محیط ہے۔

قسم سوم لطیف ہے اس کے بخارات صعود کر کے امالہ مغ تک پہنچتے ہیں اور  
قلب میں بھی منتشر ہوتے ہیں اس کو نفس ناظر کہتے ہیں۔ جو گی لوگ کو ہنس  
کہتے ہیں۔ ہجک اہیات فوق الدہ ہے۔ مرشد کامل سے معلوم کرے۔

قسم چہلدم۔ قرن ہے کہ دو تجارت سوراخاے بینی سے باہر آتے ہیں یوراف  
راست کا تعلق آفتاب ہے اور سوراخ چپکے تعلق اناب سے۔ دم آفتاب کہ  
انگھا دم ماہتاب کو پتکلا کہتے ہیں۔ دو۔ ہل یہ دونوں لفظ آشا دینکلا ہیں۔ جو دم  
دونوں تھنوں سے برابر چلتا ہے، اسکو گھٹنا کہتے ہیں۔ ۶۰ ف اہل ہند میں اسکو  
ناڑی کہتے ہیں۔ اور اسرار رستہ ۲۸ منازل قرآن کا کل سے معلوم کرے اور  
شکلہائے کواکب کے کران ان نے صورت پائی ہے اسجگہ پاوے۔ باب ششم میں بھی  
ذکر آوے گا جو شخص کیفیت دم اور تینوں ناڑیوں کو معلوم کر لیتا ہے جو چیز کران ان  
میں ہے اسکی کیفیت اور اہمیت اسپر بخوبی منکشف ہو جاتی ہے۔

واضع ہو کر اٹ دن میں ایک ہزار چھ سو ساٹھ دم جاری ہوتے ہیں۔ سوتے اور  
جاگتے۔ مگر حالت صحت اور سکون معتدل میں اور بیماری اور مشقت میں کمی  
بیشی ہو جاتی ہے۔ پیمانہ سانس کا بارانگل کا ہے۔



یعنی ناک کے نچھنے سے اُشت سابع تک باقی تینوں اُشت

اس سولہ کر بدستور معروف ناپیں یعنی مقدار بارانگل کے دم

باہر آتا ہے۔ مگر آٹھ انگل ... عموماً کر جانا ہے چار انگل گرم اور چار انگل سرد۔  
صوت دم اندر جانا ہے بدن کو قوت دیتا ہے اور جب باہر آتا ہے تو فرحت  
بخشا ہے۔ اور چپنے کے وقت بدستور سرد و گرم بارانگل باہر آتا ہے۔ اور  
حالت زور کرنے اور جماع کرنے کے ۴۴ انگل باہر آتا ہے۔ ۴۴ انگل تو اپنے محل  
پر پہنچتا ہے باقی ضائع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پروردگار عالم نے مقدار زندگی تعداد  
انفاس پر رکھی ہے۔ اس لیے حیات کی بنیاد دم پر ہے جب سانس چرے  
ہو جاتے ہیں جب دم ہو جاتا ہے۔ پس اپنے ہر شخص کو لازم ہے کہ انفاس  
کی کمال حفاظت کرے۔

گو نگھ کو اہل ہندو پناہ مانہ تے ہیں۔ بعض اہل خشیق کے نزدیک گورکھ  
سے مراد حضرت علیہ السلام ہیں۔ وہ اس حج فرماتے ہیں کہ پچھ شکوہ۔ دریں نفس  
کی نہایت احتیاس رکھنا ہے۔ در کم چوڑا ہے بلکہ۔ پر کہ سانس سمیچتا ہے۔

ایک دفعہ صوفیہ کرام نے کہا غیبی کرامت اور کما ہے رات دن میں ۴۴ ہزار دم آتا ہے۔ مگر



طبیعت کو سنبھال کر مصلے پر آکر اپنے کام میں شغول ہو کر عمل کو تمام کرے اور تمام  
دن میں بے پروا و بی سانس کو جاری رہتے رہے جب مغرب کا وقت آئے بعد نماز  
باوجود شل صبح بچھڑ کرے چند روز میں عیوضات نفس دور ہو گئے اور نفس  
اصلی برقرار ہو کر انقیاد پانچ ایٹم جیسا کہ فرمایا ہے لَا یَسْتَوِی الْوَلِیُّمُ فَالْغَاثِ مِنْ نَفْسِ الرَّحْمٰنِ

### ترکیب دریافت کرنے خضابیل مادہ عناصر

یعنی شناخت نفس از روئے خالی آبی بادی آتش۔ جانتا چاہیے کہ جو کچھ  
آدی کے خیال میں آتا ہے وہ فیض عالم کبیر سے خالی نہیں ہوتا۔ چار بسیط  
پانچ جوہر اور جو کچھ کہ موائے شامہ سے ہے وہ سب خاک سے نسبت رکھتا ہے  
اور جو جس آب سے ہے وہ پانی سے منسوب ہوا اور جو اجاس آتش سے ہے وہ  
آتش سے۔ اور ان کے سوا جو خیال پیدا ہو وہ روح سے منسوب ہے جب اس کو  
نقطہ کے ساتھ کسب کرے۔ علم بل حاصل ہو جیسا کہ دنیاں علیہ السلام نے دستوں  
کے دریافت حال کے پئے کیا۔ ساک ایک گوشہ میں بیٹھ کر ایک سطح کھینچ کر دو طرح کرے  
جو قرار پاوے اس کو کھینچ کر بل حاصل ہو اور جو سائل سوال کرے موافق ترین کے اس  
میں ملاحظہ کرے۔ اگر خاطر جانب موالید ثلاثہ اور شل اس کے بل ہو سانس روک کر  
نقطوں کی ایک سطر کھینچے اور دو طرح کرے اگر ایک بچے کو کندہ کار ہو۔ اگر خطرہ  
آبی ہو تو دو بار جس نفس سے سطر بنا کر کے دو طرح کرے اگر دو باتی رہیں تو کندہ  
کار ہو ورنہ نہ ہو۔ اگر خطرہ بادی ہو تو تین بار جس نفس کے ساتھ تین سطر بنا کر  
تین پر تعین کرے اگر تین بچیں تو وہ کار ہو جائے۔ دولت و سعادت حاصل ہو  
اگر خطرہ آتش ہو تو جس نفس کے ساتھ چار سطر بنا کر چار پر تعین کرے اگر چار بچیں  
تو فائدہ ہیشمار حاصل ہو۔ اگر خطرہ علوی یا ملکی ہو تو پانچ سطر بنو تیار کر کے پانچ  
پر صرح دے اگر پانچ بچیں تو پردہ غیب سے نفع اور بہبودی اور زندگی حاصل ہو۔  
اگر ایک بار بہت نہ آئے تو دوبار کرے۔ نقطوں کی تعداد ۲۸ تک ہی۔ جو دو علم  
کرے دو پر قائم رکھنا چاہئے۔ تین طرح کرے تین پر۔ علیٰ ہذا اقیاس اس طرح عمل  
میں لائے تفصیل س فن کی بہت زیادہ ہے یہ ایک فن مستقل جدا گانہ ہے

بڑی کتابوں کو دیکھنا چاہیے۔ یہاں چند باتیں اشارۃً بیان کی گئیں ہیں۔ جو دانشمند کے لئے کافی ہیں۔ ان نئی بات یاد رہے کہ اس علم کی بنیاد سوال پر ہے اگر سوال غلط ہوگا جواب بھی غلط ہوگا۔

## پہلے باب

موت چگونگی جسد اور انکی ماہیت کے بیان میں

وضع ہو کہ ترکیب روح جس کیساتھ ایجاد معاشقہ ہے یا تقدراً یا مآخراً اور فیم جسد بنا بر کسی حکمت کے ہے یا انکی خلقت اس کے ساتھ رکھی ہے سب کو شرح بیان کیا جائیگا۔ تاکہ طالبان صادق اور مریدان واثق نفع ادرھائیں۔ صاحب مشرع فرماتے ہیں کہ بعد از موت مہود جسد میں او خال روح ہوتا ہے اور جوگی کہتے ہیں کہ بلاروح کوئی چیز قرار نہیں پکڑتی بلکہ فاسد ہوتی ہے خاسرہ نقطہ و گوشت و پوست ایکے نہ ہی بلاروح قائم نہیں رہ سکتے۔ چونکہ اس جگہ حکم شرع اور جوگیوں کے کلام میں نزاع ہے جو شافی چاہیے کہ جوگیوں کے کلام سے شبہ بیدار نہ ہو چونکہ یہ ایک باریک بات ہے اسکی تحقیق و تصدیق ایسی ہونی چاہیے کہ جانبین کے دلوں میں راسخ اور واثق ہو جائے اور حقیقت جسد من الازل الی الابد عیان ہو اور ترتیب و منزل بیان ہو تاکہ ہر خاص و عام کو اچھی طرح معلوم ہو جائے۔ واضح ہو کہ یہ وجود موجود ہے خاصۃً نتیجہ چپ ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ نقطہ جو پہلے پیدا ہوتا ہے وہ قلب ہو اور قلب جانب چپ ہوتا ہے۔ بعض کہتے ترویک و مرغ الغرض جو ہر خاص ہر شخص کا بعروض نقطہ صورت جمائے نام پاتا ہے جب حاصل ہوتا ہے تو جزد بناتی ہو کر اس کا نام روح بناتی ہو جاتا ہے۔ جب ادھام باھمام پہونچے حصول حرکت بارادہ خود ہوئی تو اسکا نام روح حیوانی ہوا جب جسد اعضا کی مقدار درست ہوئی صفت نطق سے مہوون ہوا۔ جب شکم مادی سے باہر آیا انسان ماطن سے موصوف ہوا قنقٹ فیہ من نفجی اس دم سے مہم ہوا روح انسانی نام پایا۔ اگر انسان جب تک بر سریدو کہ نہیں ہمارا روح انسانی کے کمال کو نہیں پہونچتا۔ اس سبب صاحب مخرج نے ماہیت انکی بیان فرمائی ہے۔





جب کہ اشیاء منزل طاقت ترقی کرتی ہیں۔ جن سے۔ کہ یہ حقیقت کو پہچانتے ہیں  
 وسیلہ کر چھوڑتے ہیں۔ جو گونگی جماعت و سید کو پاکر تنبیہانی و منع کرتی ہیں۔  
 کیونکہ جسد سے معرفت حقیقی پیدا ہوتی ہے۔ اور آدمی کہاں سے کہاں پہنچ  
 جاتا ہے۔ جب اس کو کمال اجتناء سے نگاہ رکھتے ہیں۔ اس کے وسیلہ طلعت  
 حاصل ہوتی ہے۔ غرض کہ جو کچھ ہے اور ہوتا ہے وہ سب جسد کے وسیلہ سے ہے  
 اور جو تحقیق اگلے لوگ کر چکے ہیں اس سے زیادہ تحقیق نہیں ہے۔

جو کہ کہتے ہیں کہ جتنی ذریعہ رہتا ہے اس کا وصف بدلتا رہتا ہے اس واسطے  
 نگہبانی بدن کی لازم آتی مگر عام لوگ باوجود جاننے فیصلت جسد انسانی کے اس کے  
 حفاظت نہیں کرتے اسی واسطے ہیئت و طلعت بگڑ جاتی ہے جیسا کہ فساد و شہر  
 فساد خون ہے۔ اس جگہ مراد بولت کی یہ ہے کہ حفاظت جب حفاظت روح ہی  
 اس واسطے نگہبانی جسد کی فرض ہے۔ وسیلہ معرفت ہے قائم و دائم ظاہر اور باطن  
 اتفاق کرنے والا ہے ساتھ اجسام کے۔ اصلاح اور فساد کو یہ معلوم کریں یعنی  
 خاک یا بس۔ آب بارد۔ آتش میں حرارت ہو۔ پس اگر یہ جو ست غالب آجاتی  
 ہے تو تمام اعضا موصوفت بصفہ خاک ہو جاتے ہیں اور پریشانی خاطر اور نو  
 سفیہ پیدا ہوتے ہیں۔ ہاتھ پیروں کی انگلیاں سخت ہو جاتی ہیں۔ غفلت  
 پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے ہی دوسری صورتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر رطوبت غالب  
 آجاتی ہے تو کھانسی اور کثرت بلغم و خواب کویل و رکوبت و بدن اور نکام و  
 کسل و کمالی وغیرہ علامات رطوبت ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر برودت غالب ہوتی ہے  
 تو الفاظ درست نہیں بگھٹنا قوت گویا بالی کم ہوتی ہے اور تغیر چشم اور علامات  
 برودت ظاہر ہوتی ہیں۔ اور جب آتش غالب ہوتی ہے تو در و سر بے چینی  
 بخوابی خشکی۔ نشنگی زبان وغیرہ علامات حرارت ظاہر ہوتی ہیں۔ پس جب  
 اس قسم سے فساد ارکان ہوا تو حکمت اجسام اور اس کا قیام اور بقا دغ ہو۔  
 انقض جب ایک ٹن میں سے پریشان ہو یا دو باہم جج ہوں تو ان کو اس طرح  
 سے شناخت کرنا چاہیے۔ اگر آتش و آب باہم مترج ہوئے ہیں تو تپ  
 پیدا ہوتی ہے۔ اگر آتش و خاک مزاج میں ایک ہو جاتے ہیں تو تپ



سخت پیدا ہوتی ہے۔ طیب اس کے علاج سے عاری ہو جانے میں یا باوجود تک  
و ابلہائے بدن وغیرہ... پیدا ہوتے ہیں۔ جب آب و خاک کا مزاج نہیں  
استراج ہوتا ہے تو قصور ستہ ضروریہ میں پیدا ہوتا ہے عجز اور ماندگی ظاہر  
ہوتی ہے۔ امر اصفہائے گونا گوں ظاہر ہوتے ہیں۔ آخر میں جسکا نیچر گر ہو  
ہے۔ جب مزاج خاک کا استراج ہوتا ہے تو تروتانگی جب جاتی رہتی ہے  
جب مثل ایک خشک کے معلوم ہوتا ہے غائب وغیرہ امر میں پیدا ہوتے ہیں  
آخر میں چہرہ کی ہنیت بگڑ کر جذام پیدا ہوتا ہے۔ درودہ حالت ہو جاتی ہے کہ  
جس کا نیچر گر ہوتا ہے۔ تجلی ذاتی و صفاتی بند ہو جاتی ہے۔ اور پھر یہ  
مضوری و مدوری نہیں پاتا۔ علت نسا کو سد و علی کا شے سے معلوم دیتے  
میں اور اسکا متبع کرتے ہیں لفظ انسان میں جو بہ لطیف ہو جب دوسرے لفظ عارض  
ہو انقطہ بنقطہ مقام انجا و پہونچا پھر وہ انتقال کر کے حیوان ہوا اس نے وظیفہ  
اپنا طلب کیا اور وہ وظیفہ اسکو تا اتمام رحم ماور پہونچتا ہے جسکی وجہ سے  
جدا انسانی بڑھتا ہے اور باطن سے فیض پاتا ہے اس مثال بے مثال کہوں  
سمجھنا چاہیے کہ مثلاً دخت جو کہ بنجارا و سکو اکل و شرب نہیں ہے و لیکن  
باطن اپنی کام میں قابض ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيًّا کے فیض پاتی  
میں اگر یہ نہ ہو تو تری و تازگی و طراوت و حلاوت و نرمی جاتی رہی خاصکر انسان  
کو مگر وہ د و وجہ کے ساتھ برقرار ہے۔ ایک از رو سے روحن روحی دوم از  
رو سے معاش یا معیشت کے ترکیب نگاہ بیانی جسکی افز و متن تجلی جسمی سے  
کہ ارواح اور اجسام سے مشترک ہیں معلوم کرے کہ جدا انسانی مثل ظرف کے ہی  
اور مزاج مانند روغن۔ مثال اسکی مثل چراغ پر اند و غن ہے اور جی بھی اسیں  
جتنی ہے تو روشنی اسکی پوری پوری ہوگی اور اگر ان میں سے ایک میں ہی قصور  
ہوگا تو روشنی بھی ناقص ہوگی۔ یہ مثال کافی ہو۔

در نہ یوں سمجھنا چاہیے کہ حفاظت بدنی حفاظت آب منی پر موقوف ہو کہ سوٹے  
از را جہانیاں کا پانچ چیز پر ہے۔ وہ پانچ یہ ہیں۔ اول حفاظت آب منی دوم  
حفظ ال ریحان سوم حفظ ال مزاج اخلاط۔ چہلم حسن معاشرت۔ یشم اسماح

اکل و شرب۔ لطافت لطافت سے اور کثافت کثافت سے پہلی نہیں ہوتی جب تک ایک کیفیت کے مقابلہ میں دوسری کیفیت نہ ہو اور فدا کا یہی سبب ہے کہ لطیف برعکس کیفیت کے ہو۔

عالم صغیر چار طبائع سے مرکب ہے۔ حاکم کبیر اصل منشا انعام اشیا کا عالم صغیر میں صورت بند ہوا و دبند اخلاط و بدو ہیں۔ اور اصل تخم ہے کہ وہ مٹی ہے کہ جو پشت پدر سے آتی ہے اور جب وہ باہر آتی ہے تو نفس ناطقہ بھی بہ سبب تعلق باہمی کے اس کے ہمراہ آتا ہے اور قوت حیات پیدا ہوتی ہے جیسا کہ چراغ جلانے وقت ہوتا ہے ایسے ہی نفس ناطقہ آب مٹی سے تعلق رکھتا ہے اور بنیاد اس کی قائم کرنا ہے جیسا کہ زمین میں جب تخم پڑتا ہے تب اوگتا ہے۔ ہوتا ہے پیدہ کرتا ہے استعداد تندرست خوں اور پتوں کی ظاہر کرتا ہے ایسا ہی کہ اس کو رحم مادر فرود مٹی ہے کہ اس کو جذب کرتی ہے و اعتدال قبول کر کے بواسطہ گرمی رحم نطفہ خون ہوتا ہے بعد اسکے حرارت اور پیوستہ ہو لگاتی ہوتی ہے اس سے پھر وہ بچہ ہو کر صورت گوشت قبول کرتا ہے اور گیس پیدا ہوتی ہیں نان عظیم یعنی ہڈیوں میں خون جن میں برافان حکم جنین میں پیوستہ غذا ہوتا ہے جس سے بالیدگی حاصل ہوتی ہے۔ بہیت جنین کی یہ ہے کہ مثل درخت سرنگوں تن اس کا بلا لاشاخص گھٹی ہوئی پیرا پیرا پیرا راست کے رکھے دو نوچوڑ دو نوں پیرا پیرا رکھے کت دست دو نوں کانوں پر ناف معلق دو نوں پیرا پیرا سر بلائے سر دو نوں رانوں میں اگر یہ ہوتا ہے تو پشت اس کی جانب شکم مادر ہوتی ہے۔ دختر کے برعکس قوائے راجہ سے اول ذوق یعنی فالقہ پیدا ہوتا ہے۔ بعد اس کے بیانی بعد اسکے شش بعد اسکے مشنوائی۔ بعد اس کے جس شش۔ ابن کعبہ کثرت سے جماع نہیں کرتے صرف برائے حمد و ثناء حق تعالیٰ و توالد و تناسل۔ مگر نیکہ تیس سال کے جماع کرنے کو منع کرتے ہیں۔ انتہا بعد چالیس سال کے حکما حرام کہتے ہیں اس واسطے کہ زیادہ ضعف لاتا ہے۔ بلکہ صحبت عورت کی نزدیک حکما کے منبر و موت کے ہے کیونکہ شال اس کی مثل چراغ کے ہے یعنی جب قدر تیل چراغ میں سے ختم ہوتا جاتا ہے اتنی ہی روشنی اس کی کم

ہوتی جاتی ہے۔ اگر مداد اُس میں اور نیل پڑتا رہے روشنی پرستور رہے گی  
پس جسوقت کہ منی نکلتی ہے بروقت غالب ہوتی ہے رطوبت کم ہو جاتی ہے  
حرارت متعطل ہو جاتی ہے۔ کسی شے کو اس حال میں قوت نہیں رہتی کہ خاک کو  
ترو تازہ رکھے نام مغلوب ہو جاتی ہیں۔ یہ بوست و بغم غالب آجاتے ہیں بنام  
صورت کا بواسطہ اعتدال، اختلاط اربعہ ہے جب یہ صرف ہو جاتی ہیں موت  
حاصل ہوتی ہے۔ جانتا چاہیے کہ بوست خاک کی کسی طرح دفع نہیں ہو سکتی  
جب تک منی زیادہ نہ ہو۔ اور اگر خون بھارت و بروقت زیادہ ہو دوسری اشیا  
کہ معویٰ جسد ہیں اُن سے ہلکا تازگی پوست و قبض پوست حاصل نہیں ہوتا  
جب منی زیادہ ہوتی ہے ترو تازگی بھی بڑھتی ہے اسکی کمی کے ساتھ بروقت  
و بوست ایک ہو کر مزاج موت پیدا ہوتا ہے البتہ واسطے حفاظت کے  
گندم و گہی و گوشت گو سپند مرغ و برنج اس امر میں بخود اور زردی بضمیر مرغ  
نیمبرشت نہایت موثر ہیں یا اور دوسری اشیا رسولہ فی تناول کریں اور  
حفاظت منی سے غافل نہ رہنا چاہیے جب یہ نہیں رہتی یا کم ہو جاتی ہے تو  
ضعف ہو جاتا ہے عبادت آہی بھی نہیں ہو سکتی درماتے حسن تعلیمات و  
معرفت بند ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے ضرور ہے کہ جس سے منی زیادہ ہو وہ  
چیز کھائے اور اس کی بہت محافط کرے بعض جاہل غافل ہو کر شہوت  
میں پھینچ جاتے ہیں اور اس کی خاصیت کو نہیں جانتے کہ منی کے نکل جانے  
سے آدمی کمزور اور افردہ دل ہو جاتا ہے۔

دوسری ترکیب حفاظت کی یہ ہے کہ بھوکہ و گوشہ نشینی اختیار کر کے  
ترک صحبت مردمان و زنان بلکہ ذکر زنان سے بھی پرہیز کرے اکثر اوقات روح  
حیوانی کی طرف نظر رکھے کہ مسکن اسکا معدہ ہے انتہا رام الدماغ تک اُسیں  
فکر کرے اور نفس کو اس جگہ جکڑ دے اور ایسا معلوم کرے کہ خون بدنی بصورت  
آب سوکھے درخت کو پانی دیتا ہے اور اپنے تن کو آب حیات کے ساتھ  
قوی کرتا ہے باقی فوائد مبرکہ سے معلوم کریں۔

## ساتواں باب

دہم کی معرفت میں

جانتا ہوں کہ وہ سلطان ہے بے نشن کا آستان جنب کا نشان ہر معنی کا  
برہان اور مرکب عشق ہے، اور مجھ صاف و قیام اور برہان و برہان بیان کرنے والا جو چیز کے  
دال ہو اس کے نزدیک۔ نول ہشیا جمال، اس کے نزدیک آسان برہان کے گمان  
کا یقین بڑھانے والا بقدر کا قریب رکھنے والا۔ جانتا ہوں کہ عالم کبیر یہاں  
باسفی عالم صغیر کا بیان عیاں ہے۔

جب بغور دیکھے اپنے میں پاوے سَنُو مَسْمُومِ الْاَفَاقِ وَفِي الْفَسْمِ  
اس سے غافل نہوں در نہ محبوب ہو یا بیکُنْیَ کُنْتُ تَرَا بَا کَرِیْمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ  
ربے۔ چاہیے کہ عالم کبیر و صغیر کو پہچانے اور دھل جیفی ہو اور دوسے علم اجمالی و

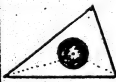
ازدوسے علم تفصیلی ایک ایک کر کے پاوے تمام دوار کا ایک دائرہ آرام کے ساتھ قرارت  
اور اگر یہ نہیں ہوتا، اسکو برہم کرنا ہے اور جو وہ نہیں ہوتا یہ مجرد ہونا ہے بنیاد نہا  
علم مرکز پر ہے وہ چیز نہیں نکلیے۔ مگر اس جگہ تاثر ہے اس جگہ اثر اور دہم کو مصلح  
فقرائیں اعتقاد و یقین و گمان و خیال کہتے ہیں جو کچھ کرنا در نوع ہو اس سے حاصل ہو  
مثل اجابت دعا و تاثر افشوں و سیما و سیما وغیرہ۔ جب یہ حال میر ہو مقصود حاصل ہو عمل  
انکا ہفت شکل برقوق ہے چنانچہ کا عالم کبیر موقوف ہے ہفت پیکر پر جہاں اس موقوفہ میں جائے  
تقریب انکا جہاں کھجائے یہ ہفت پیکر جہاں میں جہت صورت کھڑی ہیں ایک بیت خاص کھانہ فیتے ہیں عالم  
صغیر و کبیر ایک صورت معلوم ہوں ایک اُن شکلوں سے یہ ہے کہ ایک لوح یا چیز  
سفید بناوے اور جس شکل کا تصور و فکر کلاس رنگ کے ساتھ کہ جس کا بیان آگے  
آئے گا اس پر بناوے اور اسکو بغور دیکھے تاکہ صورت ثابت طور پر نظر آوے بعد اس کے  
نقش اس صورت ساتھ اس رنگ کے کہ باطن میں ساتھ اس موضع کے کہ ذکر کیا  
جائے ہے تصور کرے اور اُن صورت کو سرٹ لیا تاکہ کھینچا پیسے اور ثبت نہ کر لیا جائے  
ہر ایک ان اشکال کا قن آدمی میں محال و رفت م ہے۔ ورنہ کلمات کو کہے جانے میں  
بگاڑ رکھے اور معلوم ہو کہ انسان کو حق تعالیٰ نے دو تجلی کے ساتھ آبرستہ کر کے

معنی حقیقت اس پر مقرر کر کے جو کچھ کہہ رہے تھے۔ وہ جو کچھ کہہ رہے تھے۔ اس کو  
 رستہ عدم کا دکھایا۔ وہ جو کچھ کہہ رہے تھے۔ اس کو رستہ عدم کا دکھایا۔ وہ جو کچھ کہہ رہے تھے۔ اس کو  
 کہیں۔ اکثر اویسا نہ خود۔ اس کا کشف کئے ہیں اور ربیان ہند۔ جوگی لوگ  
 ہیں ان کا کشف بھی موافق حال محققوں کے ہے اگرچہ زبان و دوسری ہے مگر بیان  
 وہی ہے بندگان اہل ہندو نے کہ جوگی و سنیاسی کہلاتے ہیں چند الفاظ و محل و مقام  
 مقرر کی ہے۔ جب ان الفاظ کو دل میں یاد کرے الفت پیدا ہو اور باختیار ہمہ ہونے  
 اشکوہ الیم غافل ہو اگر اس کی نگرانی کرے غور سے غور میں صاحب کشف و ولایت ہو  
 احوال اویسا نے مقرر ہیں کا ظاہر ہو دو کلمات سات ہیں ہر ایک باہم و یکجہ ہوتے  
 ہیں اگر ایک پر یکمی متصرف ہو جائے جہاں متصرف ہو جائے کثرت ہو۔ حجابات  
 اٹھ جائیں۔ کلمہ اول ہوم۔ ہے۔ ہوم کو مصلح فقراے ہند میں یارب و یا حافظ  
 کہتے ہیں۔ یعنی پروردگار و گنجبان۔ اسم کوئی اسکا نزل ہے۔ بساط اس کی نکلتی  
 ہے مابین اس کی فلک بحیات ہے۔ اگر عمل مسطور کو سخت تصرف میں کر لے تو  
 تصور کے ساتھ عین مقصور ہو اور صاحب تصرفات ہو کہ دوسرے کی مجال نہ ہو  
 کہ اس کے مقام کے قریب بھی آ سکے جس کو وہ دوست رکھے آزاد کرے جو اس کے عدد  
 ہو وہ متقی عذاب و عتاب ہو۔ صاحب غفل ایسے مقام پر پہنچے کہ آفات غیب  
 و شہادت ہو۔ سخن اس کا حجت متین ہو۔ حال اسکا اہم ہو۔ روشنی اس کی متجلی  
 ہو کہ کسی کوشش میں نظر و غفل نہ ہو نہ اس غفل تصور کو پہنچے کہ محل اس کا مقدر ہے  
 فی مقعداً صِدْقٍ عِنْدَ ظَلَمٍ مُّقْتَدِرٍ اسکی جگہ ہے۔ جب سب کے علیہ کو عمل فکریں لاتا ہے  
 تجلی محل پیدا ہوتی ہے۔ جب چند روز میں اسکو قرار ہو جاتا ہے تو نور آتش ہو جاتا  
 ہے۔ یہاں تک کہ تصور کرنے والا عین آتش ہو جاتا ہے بعد اس کے وہ آتش  
 مبدل بر سیاہی ہو جاتی ہے ایسی سیاہ کہ سیاہی کا تو اس میں دخل نہیں ہوتا۔ مگر  
 ہر رنگ سیاہی ہوتی ہے دائرہ دار جب ہوتی ہے اس دائرہ کے چھ در ہو جاتے  
 ہیں خود ہر رنگ خواہ رنگ برنگ سالک سرنگ ہنگ کے ہر رنگ ہوتا ہے چودہ  
 طبق روشن ہو جاتے ہیں دائرہ اس کا شل چاہ کے ہے دریافت کرنا اس کا  
 مانند پانی کے ہی اور تیر کا شل ماہ کے ہے کہ ہر رنگ کو پھر کر آخیرا کہ ہے اس کے دو خانے اور





صورت پکڑنا ہے کہی بلند ہوتا ہے خطبامی سے درخشاں مثل زکے۔ جلیطان  
 وہم اس کو صید کرتا ہے اندھ کرہ جاب ہو کرہ جاب ایسا فرخ ہوتا ہے کہ کرہ مینا  
 کو اپنے تخت میں لاتا ہے جب اس تہ کو پہنچتا ہے تمام مہیات ظاہر ہوتی  
 ہیں تمام موجودات کا خور اپنے علم سے بالقیاس کہی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام  
 موجودات اس کے پہلوئے عظمت میں ہیں کبھی ہر ایک اپنی صورت میں ہو جاتا  
 ہے کبھی ہر ایک اپنی صورت پر شید ہوتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نہ فنا سے ضرر  
 نہ بقا سے اثر کبھی دونوں صفت کے ساتھ متصف ہوتا ہے وہ موصوف بعفت



خود ہو جاتا ہے واردات مذکور میں شکل پر تصور کرے  
 ایضاً جاس سے گزریے نواد دل پر پہنچے کو لطیفہ  
 ربانی نمونہ آگینہ حضرت سبحانی ظاہر باطن ہے جو ہر

معنی سے متلون ہے بصفات نیر دانی آیہ سن آیات اللہ حضرت ہمدانی ہے  
 اس کے واسطے عالم غیب و شہادت ہمدانی و محبت متین ہے۔ برہان سلطانی  
 جو کہ عرش اور جو کچھ اس میں ہے مثل دانہ رائی کے دکھائی دے سا کہ چاہیے  
 کہ اس پر بھی سیر نہ آئے قدم رکھے سہہ لوگ ان اسماء الہی سے کہ ہندی زبان  
 میں مشغول ہوئے ہیں حصول باطنی کا معائنہ کرتے ہیں تعین و تجلی و توہمیں پاتے  
 ہیں اس میں غوطہ کھا کر غواض دار مابیت ذات و صفات بالانصاف خود معلوم  
 کر کے اپنے سے ایسے بن جود ہوتے ہیں کہ اپنی بے خودی سے گویا خود ہو جاتے ہیں  
 اور اسم ہندی پر وہ غیب سے لاریب عیاں ہوتے ہیں بدیں تلفظ ترین سرین  
 بعض محققان کامل اس راہ میں اگر تحقیق کے طور پر خاص و عام سے بیان کرتے  
 ہیں معنی برد و الفاظ کے یہ ہیں یا حسن یا جیم رحمان ذکر قطب الاقطاب کے اعلا  
 عرش قطب ہی باطن سے فیض لیتا ہے اور باد و نار عرش فیض دہندہ ہیں وہ نار  
 عرش کہ عبد الرحیم ہے وہ باذل عام ملکوت و ملکات ہر چیز کی استعداد پیدا کرنے  
 والا باطنی فیض دیتا ہے ضیاء عالم و خاص اس سے ہے بعد ظہور موجودات کہ  
 اسماء الہی بصورت کوئی ہو کر ساتھ اس لباس کے لبوس ہو اسم کوئی ہر دو کس  
 میں آفتاب جہان ہو کر کسی چیز کو پہناں نہیں رکھتے و سلطان کا دونوں سلطہ ہیں



دل دلیل ہے حال باطن کا پس جو کوئی دل کی معرفت پر پہنچتا ہے وہ عارف ہو جاتا ہے۔ یہ مقام سوائے انسان کے کسی کو سیر نہیں جس نے یہ طریق پایا۔ اس نے دل کو پایا اس کی حالت اور کیفیت اور بزرگی پر مطلع ہوا وہ عارف ہوا شکل اس کی مخدوم کی مثل کجاہ کے ہے اس میں دو سکن ہیں ایک مقام روح و دوسرا مقام خون اور مثل محل موزنہ کے اس میں پردے ہیں جنکو اہل ہند بکھر دی کہتے ہیں وہ چھ ہوتے ہیں یعنی گل کنول۔ پس جو چھٹے پردہ دل پر پہنچا اس کی نظر میں شفاف رنگ آتا ہے اس حال میں بخود شنیداً و بویداً ہوتا ہے خود شاہد حال ہو کر اس کا ذہل ہو جاتا ہے جب اس سے گزرتا وسطا دل پر آوے کہ سویداً معرفت کا عائد کرے کبھی بالکل گم ہو جاتا ہے۔ اس سے گزرتا گمان حق آتا ہے اپنے یقین کے ساتھ اس سے گزرتا نہ یقین رہتا ہے گمان جب اس سے آگے قدم رکھتا ہے ہوسیت آجاتی ہے اور خود ہوا ہوسیت جاتا ہے ازل الازل اسکا نشان ابد الابد اس کا بیان ہوتا ہے۔ جب اس سے منزل کرے کہ بوعشی کو آزادی خود پارے۔ جب اس سے منزل کرے قسب بن صورت عرش دکھائی دیتا ہے اسے پیش پس ہر روز رکھے کہ اس میں عالم دکھائی دیتا ہے اور علم بالذات عالم معلوم و علم بالکدیر قدم ہے جب سیر نظر کرے خود پنہاں ہو کر حق کو دیکھے عین عین ظاہر ہو کر طرف بھی چاہیے کہ ظاہر باطن کو باہر ملا ہو دیکھے اسرار اس شغل کا عمل سے روشن ہو گا وہ شکل یہ ہے۔



ایضاً جب یہ مقام حاصل ہو جاوے قدیم سوز و سادہ میں رکھے ساندہ بمعنی اسکا سن ہو کر اندہ صورت اسکا ذیل ہو جب صورت دینی باہر ایک ہو کر نہایت سر کی پکر ہدایت کی جھوڑا ابتدا و صورت ہمارے

بوندناے صورت اسکی مثل اپنے حال کے حوالہ پر جس کے رکھے برسد جہاں نیوی سے چوٹے۔ جوتتا ہے جس سے سنتا ہے ہر کہ شنیداً و شنیداً ہو کر گویہ زو وید ہر کہ دیر از وید کامنوں ہو جاتا ہے۔ ساک کہ من مستغرق ہو جاتا ہے۔ ویشل عشق ایسا دین سما جاتا ہے اور دوزخیت ایسا آفتاب ہے

کہ بخود ہو جاتا ہے ہر لمحہ نظارہ روئے انور معشوق حقیقی سے مست و سرشار۔  
 رہتا ہے پر یہ دولی کا بالکل اٹھ جانا ہے لچل لچھی دجھل جسمی ہو کر  
 فرق درمیان سے اٹھ کر اپنی ویداپ ہی کرتا ہے اس جگہ اسرار الہی سے ایک قسم  
 زبان بندی کہ فقرائے اہل بنو دینی مصداق الوجودات ماننے ہیں ساتھ جو ہر  
 خاص کے جب یہ رنگ پکڑتا ہے جلد جہان رنگ میں جاتا ہے اگرچہ خود کرتا ہے  
 بہر حال پھر تا نہیں لگے مشکو و جاتا ہے پس حجاب زردی ظہور اسکا ہے خود  
 تو غائب ہو جاتا ہے مگر اور کوئی چیز اس سے غائب نہیں رہتی عجیب سر ہے اسرار  
 الہی میں کما سکا عامل خود غائب ہو کر جلد موجودات پر آگاہ اور عین ذات میں  
 مجاتا ہے وہ لفظ ہندی یہ ہیں الہی یعنی خود یا خود معانی کیا اپنے کو عین بنا  
 اور عربی زبان میں اسکے معنی محیط ہیں کہ احاطہ ہر چیز کا اسکے تحت تصرف ہے  
 جب سالک اس مرتبہ پر پہنچتا ہے خلائق اس کے دیکھنے سے دل بستہ اور خوش ہوتی  
 ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تمام خلائق اس کے کم عدم میں ہوتی ہے اور وہ سب  
 پاک ہوتا ہے کبھی اثر بشریت سے نکل جاتا ہے طریق اس تغل کہ اس طرح ہے کہ  
 انتہائے سراپدائے صدر و وسط عنق کو مقدم ہے وضع اس کی یہ ہے کہ سر شل  
 طاقہ اس صورت پر کہ نہ سپید ہے نہ لعل شل چہ جگہ کے بیٹھا ہو سب سے اٹھ  
 دہوئے اپنے حال میں حیران ہو کہ اس بک پہنچے اس کو پہنچا دے جو اس سے  
 نہ پہنچے کہے کہ میں واقف حال نہیں ہوں اس مرتبہ دلا اور اپنی جوہر اور کسب  
 کو مہیاں رکھتا ہے گمراہان زمین کی کیفیت اس سے پوشیدہ نہیں ہوتی جو  
 سالک اس تغل کو کرتا ہے حرکت جلد بروج کی ٹھک کان میں آتی ہے بلکہ سالک کی  
 یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ ہر بن ٹوٹل باصرہ و سامع کے ہو جاتا ہے اور یہ خوش  
 و خرم رہتا ہے دونوں جہان سے بے پردہ اوقات و احوال عالم اس سے نہیں  
 نہیں رہتے اور دیگر فوائد اس کے بے شمار ہیں کہ جو ریاضت کرنے سے حاصل  
 ہونگے جب شکل کی صورت بناتا ہے تجلی صورت پکڑتی ہے۔ اور سالک اس  
 میں ایسا گم ہو جاتا ہے وہاں تک گمان ہی نہیں پہنچ سکتا۔ اسے معبود  
 روزگار اپنے کو اس میں ایسا مشغول کر کہ مطلب برآ رہی ہو اور ساتھ اس شکل



ایک ایک سے آگے ایک ہر ایک ہو کر ہر ایک دیکھے۔ غیب و شہادت خود دکھائی دے  
 کبھی چھٹی دیکھنی دے شبہ۔ غنوں کیفیت معاینہ ہو کبھی لباس چنی و چکونی  
 و شبہ و نمونہ میں آجائے نہ اوس سے اثر نہ اس سے اثر ہو بودگی تا بودگی سے وہ  
 حضرت منزو ہے جو کیفیت نہیں بیان کی گئی۔ اب شغل کا طریقہ معلوم کرنا چاہیے۔  
 واضح ہو کہ جو گیوں کی اصطلاح میں رب روحی کو کہتے ہیں رب الارواح  
 کو برہم کہتے ہیں۔ جو وقت نطفہ رحم مادر میں پڑتا ہے طلعت رب روحی انارباب  
 اس نطفہ میں جو وصف پیدا کرتا ہے اس کو کہتے ہیں اور اصطلاح مشائخ میں  
 رب روحی کہتے ہیں وہ نطفہ و منفی علقہ ہوتا ہے بعد طلعت آہنس ناف میں قرار  
 پکڑتا ہے براہِ ناف شکم مادر میں خون حیض سے فیض پہنچتا ہے اس کی وجہ  
 سے وہ اپنی تکمیل میں فائض ہوتا ہے تمام علقہ باستعداد خود ہر جانب و ہر جگہ  
 سے ساتھ ہر عضو کے قابلیت پکڑتا ہے بعد وہ ہنس کر رب روحی سے ہے  
 ناف کو چھوڑ کر سر میں آتا ہے تو سر ہیٹا ہوتا ہے سر میں پردہ ام الدماغ کو ہٹا کر آتا  
 ہے جو شل پردہ اندرونی با دام کے ہے اوس میں جوا یک کیفیت پیدا ہوتی  
 ہے اس کو روح و اعلیٰ و ضمیر و ہنس کہتے ہیں زبان عربی میں باجی بولتے ہیں  
 جو وقت جب انسان کامل ہو جاتا ہے وہ ضمیر شل چراغ روشن کے تجلی دکھائی  
 دیتا ہے ہر شیارہ ای او و فطرت لازمی ہوتی ہے الّا بوقت خواب کے پیچھے  
 اس کے ایک تاریکی ہے اس میں طاقہ یعنی پردہ آجاتا ہے کہ روشنی کو مسدود  
 کر دیتا ہے پھر وہ تاریکی آنکھ میں پہنچتی ہے اور آنکھ کو غافل کرتی ہے پھر نہ تاریکی  
 دل صنوبری میں پہنچ کر دل کو محمول کرتی ہے بعد اس کے وہ تاریکی دل بنیاد فری  
 میں رجوع کر کے آکھو بیہوش و بیخبر کر کے دماغ سے سیر کرتی ہوئی تار اعصاب و شریان  
 کو غافل کرتی ہے سب عادت پر آتی ہے اس کو خواب کہتے ہیں گر باجمل ہوتی  
 ہے تو موت کہتے ہیں یعنی الغوم ناع موت عبارت اس سے ہے۔ اس طاقہ میں  
 طلعت رب روحی ہے ہمیشہ اپنی شکل میں روشن اور نور سے کسی کی روک تھام  
 تمام جسد میں۔ یہ اس سے تار جسد نفی روح ہوا۔ جب ایسی کیفیت کا محقق جسد  
 انسان میں حاصل ہو جاتی ہے وہ شعلہ اپنے مرکز کی طرف رجوع کرتی ہے۔ تن

میں قلیل ہو جاتی ہے۔ جس گھر میں چلنے نہیں رہتا اس میں اذیت ہو جاتا ہے  
 جب طلعت رب روحی نہیں رہتی تو پکار دینے شکر ہو جاتا ہے جو کہ کہ اسیت بہت  
 و نہایت نہیں ظاہر کی گئی۔ طریق سیر و سلوک کا معلوم کر لیا جائے کہ پہلے فکر کو برقرار کر کسی  
 جانب متفکر نہ ہو سوائے اس طریق کے اس میں سلطان و ہم ہے جملہ زمانے میں کہ  
 مثل کوکب کے درخشاں و تحت خیال میں تصور کرے کہ ساتھ اس کے شرارہ و نظر دوسے  
 آخر کو ایسے ہی اس جگہ دکھائی دیتے ہیں بعد چند روز کے وہ کوکب متفرق ہو کر کل  
 ایک ہو کر چاند ہو جاتا ہے روشن تر بجلی ذاتی کے قریب تر جیسا کہ رسول علیہ السلام  
 نے خبر دی ہے سَتَرُونَ رُجُلًا كَمَا تَرُونَ الْيَمَّ يَتَلَوَّنَا لَيْلًا مَرَّجِبٍ يَتَمَاءُ بِرَأْسِ  
 سَالِكٍ كَوَاحِلٍ يُوَجَّاتُ فِيهِ أَسْ كَيْفَ تَجَلَّى الْإِنْسَانِي حَاسِلٌ جَوْنِي فِي خَانِجَةٍ  
 حَدِيثُ نَبِيِّ بَرَاءَتٍ دَقِيقَةٍ لَيْلَةِ الْمَعْرَاجِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ تَدْرِي  
 أَمْ سُرْدُ قَطْفَةٍ كَوَصْفٍ يَدِيهِ عَلَى كَفَيْهِ فَوَجَّاتُ  
 سُرْدُكُ أَسَامِيلِهِ فَعَلَّتْ يَمِينُهُ أَعْلَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ  
 جب یہ واقع اس کے حال پر واقع ہوا سوقت جانے کہ پایہ ولایت پر پہنچا اور  
 سرایہ توحید میں کریمین عاشق و معشوق جو شہید ہو کر پیار و مسکن ہو کر تجسم  
 شریک ہو کر گوش کر کے حال سے بے حال ہو کر دیدہ و نامحسوس ہو کر کامل و کمال ہو جاتا  
 ہے جو کوئی اس سالک کو دیکھتا ہے اسے تزاوگی حاصل کرتا ہے اور جو اعتقاد  
 و خلاص سے اسکی صورت دیکھتا ہے گویا تجلی خاص کو دیکھتا ہے۔ بیت  
 اگر تجلی خاص خواہی صورت انسان ہیں ذات حق را آشکارا اندر ایں خداں ہیں  
 اس حاصل جب سالک اس شغل کو شروع کرتا ہے اس کے حضور میں سفیدی آتی ہے  
 وہ سفیدی مگر آب منی کا رکنتی ہے جو دوسرے ناخن پاکہ طلعت ہو جاتی ہے  
 تمام خون مگر آب منی کا چھوٹا ہے اسطرح جوگ میں اسکو ببندہ کہتے ہیں یعنی  
 مادی محیط جسد ہے۔ جس کسی کا یہ فکر کامل ہو جائے اسامہ موعود و حیوانی و  
 بادی و سید ضرر نہ کریگا اور جو کوئی اسکو باعتقاد دیکھے مگر وہ متعل و ذریعہ و  
 کشف و کرامت و اجابت و ایمانی اختیار میں آجائے نہ اسے شل نہیں کے  
 کے ہو جائے نفوذ بلند اگر سالک کسی ظالم بے رحم قاتل بن سلاہ کو گرفتار

کرنا چاہیے تو نام ظالمین اس کی مادر کے ہر شکل میں مقرر کرے ساعت قبل یا بعد  
 میں تصور کرے اول میل اسکا بیابا ہوگا سات روز تک کرے کہ خوب یا بھی معنی  
 ہو بعد اسکے اس کو خانہ خرابی و بربادی ہوگی اگر سُرخ تصور کرے پیاری بھیری  
 و خرابی و اس کے سلسلہ میں آندری پیدا ہوگی اگر ہندوی تصور کرے سستی  
 و ضعیفی پیدا ہوگا و اس کے سلسلہ میں منزل پیدا ہوگا یا پھر اسے ترقی کا رواج  
 و فائدہ خلائق یا خود لبون ماہتاب مع چگونگی حاجات اس شکل سے تصور کرے جب  
 وہ مراد بیکل دروہ آفتاب اس کے کشف میں ظاہر ہو تو معلوم کرے کہ آثار حاجات میں  
 اگر کوئی ناگزیر یا نبردہ و دروہ و اسے نو سال تک تصور کرے اگر اس کے کشف میں کوئی  
 چیز بصورت بدر نظر آوے تو سمجھ لے کہ اچھا ہو جائیگا سالک کے چاہئے کہ بیکل کوئی  
 ترقی کے لیے بوقت طلوع آفتاب شروع کرے اگر چہ مجرم ہوگا پناہ آفتاب کے  
 طرف دو پہر تک متوجہ رکھے اگر کچھ قہر خیال کرے تو بوقت زوال آفتاب شروع  
 کرے صورت جانور اس شکل میں تصور کرے جب یہ جانور کا رنگ بچرے پھر تصور  
 کرے کہ تمام دنیا کو اپنے قبضہ میں لایا یا اگر چہ صورت سورج تصور کرے تو سورج پاؤں  
 انقض جس جانور کا تصور ہوگا اسی کی قوت پیدا ہوگی وہ شکل یہ ہے -



الضیاء - جب کہ ساتویں درجہ سے گزے تو قدم عالم قدیم  
 میں رکھے مابیت وجود قدم کو پاؤں سے ہر ذات شخص کے  
 لئے وہ ذات ہے کہ جماعت و نہایت نہیں کہتی ابد

ازل و صف اسکا ہے کون و مکان ہر منزل سے تصور کرے و گرنہ ہر منزل ساوکی  
 و آزدگی ہو پس جب حق سبحانہ تعالیٰ طلعت جمال و کمال اپنی سے بھلی ہو اڑایا  
 اکتوتیہ دیکھ لیکھ مَدَّ الْعُظْلَ ساء وجود قدم صورت مشہود عدم سیکر  
 اگر قدر ہو کر سرب وار بر صورت میں نمودار ہو کر لاکھ لکھت مسبقا لیت معنی جمال  
 بصورت ہرمانی پیدا ہوا در سہر میں پوشیدہ ہو کر جو ہر نہیا میں ستور ہوا و دائرہ  
 شغافہ و صورت اجمالی دائرہ میں اگر حسب استعداد اس میں سامنے ایک جانب  
 اس کے دائرہ معنی دوسری جانب صورت پیکر نام اس دائرہ ہتیا کہ بلینہما بر سر  
 لا یغیبان اس سے اشارہ ہے پس وہ دائرہ بیکل دائرہ با تمام معنی ہتیا ہو

سر پر آورو ہو اسکو فلک اجماع بھی کہتے ہیں اور فلک ثوابت بھی اس کا نام ہے  
 کہ ہر چیز اس فلک میں ثابت ہوتی ہے خصایل ہر خاص و عام کے جس میں ہیں  
 اس کو فلک کرسی بھی کہتے ہیں اس سے نیچے سات فلک ہیں اور چار کرہ طیارچ  
 کہ وجود میں آئے ہیں باقی ان کے فروغ کا تقدر دلائیے ہیں جیسے وہاں غلی  
 ہوتی ہے ہستی کے موافق یہاں ہوتی ہے فلک ثوابت اپنی حرکت میں ثابت ہیں  
 ان سے ہر دقیقہ فیض لیکر عالم سفلی کو مضعف کرتا ہے مگر حرکت اسکی کونیت عام سے  
 ہے نہ بقراری سے شب و روز اس کو ایک دور ہے ساتھ حرکت عشی کے گزرتے  
 دو دن ہوتا تو مرکز قائم نہ بنا خطرہ فاصل ہر شے کا برابر نہ آتا نہ یہ محسوس ہوتا مگر  
 کشف کے ساتھ دو فلک کرسی سے ۲۰ منازل میں جب ان ۲۸ منازل کو عرش  
 پر تقسیم کرتے ہیں تو بارہ بروج پیدا ہوتے ہیں اور ہر برج کی طبیعت اور خصوصیت  
 خدی جدی ہے جب وہ اپنا عکس منازل میں ڈالتے ہیں تو تاثیرات پیدا ہوتی  
 ہیں پروردگار عالم نے فی الجملہ کاروبار دنیا کو ان کے متعلق کر دیا ہے ہر منزل میں  
 ہزار تاثیرات ہیں عدم شہود پر قدم وجود سے کہ جہد و تلاش میں ہے کیونکہ وہ ہر قدر  
 فہم کی نہیں غایت انبی الانال سے ساتھ اہمیت فلک الحیات کے پیونچنے اسوقت  
 اطلاع ہوا اور وجودات اسماء الہی بصورت اسماء کوئی وجود میں اگر معنی اسماء بھی قائم  
 بذات ہیں جب معلوم تقاضا کرے تو علم حاصل ہوا اور معلوم کوئی ہو کر علم قائم بالذات  
 ہو اسماء الہی افعالی فعل میں آتے ہیں عالم موجود ہوتا ہے اور جب کشف کے ساتھ  
 دیکھے کہ عالم و علم و معلوم ایک قبیلہ سے ہیں اور اسماء حق سبحانہ تعالیٰ کی ترکیب  
 ۲۸ حروف سے ظاہر ہوئی اور ہر ایک سم تبرک انہی حروف مذکورہ سے مرکب ہے  
 مگر خوہں کے ترکیب کے ایک کے معنی جد ہے جسے چنانچہ مادہ سنام جہان و جہانیا  
 کا انہی ۲۸ حروف کے متعلق ہے اگر نہ نہوتے تو کون و مکان بھی نہ ہوتا بلکہ  
 جبروت سے ماسوت تک ترکیب و فک کی سب خواہ کوئی خواہ الہی متزلزل کر کے صورت  
 کوئی پکڑ دیں اور کوئی صورت اسماء الہی ہے اسماء الہی قائم بذات ہیں اور پروردگار  
 عالم نے اسماء افعالی کو موافق حسن ان کے کے تجلی اور خواہیں بخشے ہیں وجود ان کا  
 نہیں ہے صرف آرائش ہے واللہ لا یستغنی عنہ واللہ عنہ جب قائم کوئی و مکان بخود

ہو کر بحال خود واقف ہوا پس سالک کو چاہیے کہ سو مذکورہ پر بخوبی نظر کرے، انکو  
 توہین نشین کر کے اُدھر ملاحظہ کرے کہ جو عالم کبیر میں ہے بے کم و کاست عام مغیرہ میں  
 جس نے اس کی سیر کر کے آگہی پائی اس نے عالم کبیر کو دیکھا اول پروردگار عالم نے  
 حقیقت انسان پر تجلی کی بعد اس میں نمودر لایا اگر اس میں متور اور عالم کبیر میں ظاہر  
 اسی واسطے پہلے ترکیب مقامات پر آگہی ہوئی چاہئے تاکہ حقیقت انسان کو ہسانی  
 پاکسے سَنَدُ فُجْیَا یَا تَیَّافِی الْاَفَاقِ وَفِی الْفَیْضِ مَا لَا تَبْصُرُ جو کچھ کہ عرش سے فرش  
 تک نور وجود میں آیا ہے اور آویگا تمام فیض فلک ثابت سے ہے اور خاک ثوابت  
 زیر عرش کے ہے سالک سے سب کو اپنے میں تصور کرے اور زیر چرم سے تا نقر سر کرسی  
 فرش کرے اس واسطے کہ جو کچھ کہ کرسی میں نمائش اور تاثیر ہے تمام سنی سرانجام میں  
 ہیں ایک ایک تجلی کرتے ہیں جب یہ تمام منازل فہم میں سالک آجاتے ہیں تو اسکو  
 نظر میں دو عالم ایک معلوم ہونے میں جانتا چاہئے کہ راست پیشانی آفتاب جانب  
 چپ ماہتاب اور صورت جلوہ منازل کی ایک ایک کر کے تصور کرے اس طرح پرکھتا ہوا  
 سر بصورت منازل ظاہر ہوں اور ترکیب بروج اوں منزلوں کی فہم میں لاوے  
 کہ تمام بروج و حروف حاصل ہوں اور کشف اسرار آہی بصورت کوئی اس کو روشن  
 ہوگا اس حقیقت پر پہنچ گیا یقین جائے کہ عالم اس کے فیضان سے معمور ہوا اور  
 وہ شخص انسان کبیر ہوا اور مرتبہ اس کا انسانیت سے بڑھ جاتا ہے جو عالم اسی کے  
 تاثیرات سے مشرب ہوتا ہے عالم کا اثر اس پر نہیں بڑھا حقیقت اس کی حروف بندہ  
 ہو جاتی ہے تصرف کے ساتھ ہر شخص کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے خواہ یہ ہو یا نہ ہو۔  
 تصرف حقیقی تصرف کرتا ہے البتہ اسکو بھٹن ہو جاتا ہے اور قبولیت اس کے  
 متحدین تھے میں اس سے اختیار صادر ہوا ہے اختیار یہ مقام قرب فرائض ہے  
 اِنَّ اللّٰهَ یَتَلَوِّیْ بِلسَانِ الْفَقِیْرِ جو کچھ اہمیت عالم کی ہے اسکو معلوم ہو جاتی  
 ہے اور تصرف بدلی ہوئی پاتا ہے۔ جب تک ساتوں مراتب بطورہ بالا کو طے  
 کر کے ان پر فائز ہو جاتا ہے تو حال اسکا ایسا ہوتا ہے کہ وہ تمام منازل کو ایک جگہ  
 تصور کرنے لگتا ہے بحکم الشدق لے کر یہ چاہتا ہے تو تمام منازل کو دیکھنا چاہے  
 دیکھے اوئے و انساب ہے اگر نہ ہو کے جہاں چوں بچے اسکو استحکام کے فہم میں رکھے





## آٹھواں باب

معرفت فساد جہاد و نظاہر ہونے علامات میں

جاتا چنانچہ یہی ہے کہ معرفت اختلاف عناصر و غلبہ تفادیت مزاج اور جنگ و جدوجہد اور نشا بنائے فنا و ہر ایک مفصل معلوم کرے ورنہ جہل و پور دان یا محبت سے ہے جیسا کہ کہا ہے

پس جب محبت سے خودی میں آیا نور ہوا۔ جب نور کو کنترل ہوا نار ہوئی جب نار کو منزل ہوا ہوا ہوئی جب ہوا کو منزل ہوا پانی ہوا۔ جب پانی کو منزل ہوا تینوں شعل ہو کر خصلت خاک پیدا ہوئی اور ایک شکل دوسری دکھائی دی جب اس میں شرفی ہوئی حسن خاک پاک ہوا اور اس نے استعداد جمادی حاصل کی جب وہ حاصل ہوئی تو ہزارہ اعضا و اعضاء کے متعلق اشیاء کی نمود ہوئی شروع ہوئی یہاں تک صفت بنائی تھی جب اس سے آگے بڑھا حیوان نام پایا جب اپنے اوصاف سے تجاوز کیا منطق ناطق کے قریب ہوا خلیق اللہ آدم علی صورت پر سخی و صورت قبول کر کے اس وقت وجود انسان۔ **تَخْلُقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ** ہوا۔

چنانچہ رابطہ عناصر ظاہر ہے اس میں ان کے اختلاف کو معلوم کرنا ضروریات سے ہے یعنی جب خاک میں بیوست خدا اعتدال سے زیادہ ہو جاتی ہے تو ماد غلبہ کرتی ہے اور وہ آب کو جذب کرتی ہے کہ حیوانیت نہیں رہتی بقدر رابطہ رطوبت کے صفت بنائی ہوئی جب صفت بنائی ہوئی تو اس پر کوئی دوا کارگر نہیں ہوتی کس واسطے کہ بنائات پر بنائات کیا اثر کر سکتی ہے۔ حیوانیت پر بنائات فائدہ کر سکتی ہے اور بنائات جب ہی نہیں کر سکتی ہے کہ انگو پانی کا فیض پہونچے جب وہ اپنے کرہ سے تجاوز کرتی ہے تو خشک ہو جاتی ہے کس واسطے اس کے باطن میں آتش ہے وہی سبکو بناہ کر دیتی ہے۔ صفت جمادی ہو جاتی ہے جب صفت جمادی ظاہر ہوئی ہر چہار جانب توجہ کے اثر فانی ہر ہوا عالم صغیر تاراج ہوا کس واسطے کہ جب اتحاد و اعتدال عناصر مفرق آجاتا ہے وہ کیفیت کہ جو کبیر و اعجاز ارکان حاصل ہوتی ہے اس کو مزاج

کہتے ہیں وہ بگڑ جاتا ہے اس کے بگڑنے سے حجاب حائل ہو کر قوت اور اک کم ہو کر چھپ جاتی ہے اگر بفضلِ ایزدی اعتدال قائم رہتا ہے تو عبادت بھی بخوبی ہو سکتی ہے تصور بھی بخوبی ہو سکتا ہے اعمال موثر ہوتے ہیں ورنہ اس کی مثال ایسی ہوتی ہے کہ جوں جوں چراغ میں سے تیل کم ہوتا جاتا ہے روشنی اور اس کی کم ہو کر آخر کو بجھ جاتا ہے یا یہ وہ وہ و فضول طور پر بجتی اور کسانے سے جی ختم ہو جاتی ہے چراغ گل ہو جاتا ہے اور کئے ساتھ ہی کسی قدر تیل کم ہوتا جاتا ہے یعنی آہ مٹی کو وقتاً فوقتاً فضول طور پر خرچ کرنا کہ جسکے ساتھ مروج بھی خارج ہوتی ہے موجب فنا کا ہوتا ہے پس لازم ہے کہ اپنی محافظت رکھے اور حق تعالیٰ کے کم کا امیدوار رہے اس کی بحث اوپر بیان ہو چکی ہے اور سپرد وقت ہو کر کیفیت حدوثِ عالم صغیر پر اور اس کی نشانیوں پر خوب ایک ایک کر کے مطلع ہو جب ایک اُن سے پیدا ہو ہو شیار رہے اسطرچہ کر جیسا اوپر بیان ہوا ہے تو عامل ہو جائے پس چاہیے کہ اول خصائلِ دسمیہ کو رفع و دفع کر کے بندگی پروردگارِ عالم میں بیشتر قدم رکھ کر مستحکم رہے کہ اسی میں نفع ہے۔

مطلعِ اول جو شخص اپنا حال خیر و شر سے دریافت کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ جب قناب ایک منیزہ بند ہو جگل میں جا کر ہموار زمین پر کھڑا ہو کہ نہ طرفِ غرب کے کر کے اپنی نظر کو گشتِ پاسے سایہ پر بیجا کے ویاں سے بدتر بیج سایہ سر تک پہنچے اور اس سایہ کا تصور کرے سایہ بقصور اپنا برابر اپنے ہوا پر بیجا دے تاکہ بلند ہی آسمان تک نظر پہنچے گرائس میں اصلا اعضا کو حرکت نہو اور دونوں ہاتھ برقرار رہیں۔ دوسری جانب دیکھے بھی نہیں اپنے سایہ ہی نظر جمائے رہے بعد تھوڑی دیر کے ایک سایہ نظر میں آئے گا کہ وہ سایہ ساکس ہی بعد تھوڑی دیر کے اس سایہ میں ایک مرد سپید پوش بزرگ معلوم ہو گا معلوم کرے کہ ابھی عمر بہت باقی ہے بغیر ختمِ عبادتِ الہی میں مشغول رہے گرائس سایہ میں کوئی دست و پا دیکھے تو معلوم کرے کہ عمر عامل کی نہرہ روز کی ہے اگر بے کانوں کا دیکھے تین روز کی اور باقی ہے اگر ایک ہاتھ نہو تو ایک سال کی عمر اور ہے اگر دونوں پیر دکھائی دیں تو یہی بھی حکم ہے اگر ایک پر

معلوم ہو تو دو سال کی اور زندگی جانے اور انگلیوں کا قیاس ہی اسی طرح  
 مطلع دوم یعنی آئینہ صاف لیکر اس میں اپنا عکس کیجئے اگر ساٹھ یعنی اپنا عکس  
 نہ معلوم ہو تو معلوم کرے کہ اجل قریب ہے اسی روز مر جائے باقی احکامات  
 مثل مطلع اول کے ہیں مطلع سوم اگر بول و بابا بے ارادہ آویں تو معلوم  
 کریں کہ موت نزدیک ہے پس اگر چاہئے کہ یہ علامت دور ہو اور اس کو کرے  
 تو جانب شرق منہ کر کے مربع چھٹے جیسے کہ باب ریاضت و چلہ میں بیان ہوا  
 اور فکر کو ہر شکل اور موضع و رنگ و صورت پر کرے حسب طہرہ کہ ساتویں باب  
 میں ذکر ہوا ہے یا شکل و کارہ سمجھے تاکہ موضع ہضم کہ ماہ ہے سفید و روشن و پختہ  
 نہ پختہ دل و دیکھے ساتھ فہم درست کے ناف سے اوپر کو کھینچے کہ ماہ تک پہنچ جائے  
 جیسا کہ سکھنا و ادبیم ہوں اسوقت خیال کرے کہ یہ آب حیات برساتی ہیں کہ  
 آب سنی وقت صحبت کے دماغ سے ترشح ہوتی ہے خیال کرے کہ کبہنی و آد  
 پر وہیم در بیان مل گئے پانی اندر سے باہر پڑتا ہے بدن پر پکاتے ہیں اس  
 خیال کو شب و روز پیوستہ و مستحکم رکھے کہ رنگ اس علامت کا زایل ہو جو وقت  
 یہ علامت پیدا ہو عمل مذکورہ میں مشغول ہوں۔ تب باب اس کا یہ ہے کہ اول تو  
 خلوت اختیار کر کے جلعوارضات روحانی و جسمانی سے محترز ہو کر شغل حبس  
 کی پہانک مشق بڑھاوے کہ دم دماغ میں جا کر مقبس ہو جایا کرے جو اس کو  
 پورا کرتا ہے اس کے نوحہ اس کے اختیار میں ہو جایا کرتی ہے اہل ہند اسکو  
 پران نام کہتے ہیں۔

ایضا دونوں انگلیوں سے کان کے سوراخ بند کرے اگر حساس آواز نہ ہو تو  
 علامت فساد ہے ایضا ایک ہاتھ کی انگشت شہادت ایک آنکھ پر زنگشت  
 اسی ہاتھ کا دوسری آنکھ پر رکھ کر دباے اگر زرخندگی پیدا نہ ہو تو علامت  
 فساد ہے اگر بغیر کسی مرض کے وسط حجاب میں گھر نہ دکھائی دے معلوم کرے  
 کہ اجل قریب ہے اور یکایک آنکھ کے آگے حجاب نہ دکھائی دینا ہی علامت بد ہے  
 اگر یہ نشانیاں پیدا ہوں جان لے کہ اذاجا بلہم لیاخرو ساتھ فلا یستقدمون  
 پہنچ گیا ہے کار و بار معاش سے دست کش ہو کر یا حق میں مصروف ہو کر

خاتمہ بالخیر ہو موقوف بل ان نمونہ کا دھیان کر لے

ایضا غلاست مرض کا دریافت کرنا اسطور پر ہے کہ سرخس خضرات پر رکھے اور سر پر بار کو پڑھ  
یعنی پر رکھے جبکہ دینی چوٹی ہوگی اتنی ہی ٹیکہ ہے مگر یہ حکم مرد تنبل کے واسطے نہیں  
ہے اس کو چاہیئے کہ وہ پیر کے نزدیک گشت کو نہ دے اگر دسے سکے صحت میں ہے اور  
جتنے ہوتے اس سے دو ہونگے اتنی ہی بیاہی صحت ہے اگر نہایت تنبل ہو سیدنا  
کھڑا ہو کہ ہر دو گشت برابر رکھے اور متصل سفر نامہ پر کرے اگر دکھائی دیں بے  
علت ہے اگر نہ دکھائی دیں رضی ہے تنبل یعنی خیر آدمی۔

## نواں باب

تغیرات کے بیان میں

جب ساکات یا منت و عرفان علم ابدان و معرفت قلب و اجمال ان دن دو ہر دو خیال  
سے گزر جائے بعدہ دریافت کرنے عالم مثال میں آئے کہ صورت مثال باروح مثال  
کواس کی تمیز کس نوع سے ہے اگر چاہے کہ صورت مثال سے روح مثال کو دیکھے  
نواں کو ایسی گشت چاہیئے کہ وہ جسم مجسم ہو جائے اس وقت روح کا معانیہ ہو یہ ہوت  
نکت ممکن ہے کہ جب نیک بہ بشریت اور عقیدہ ہوش و حواس ہے پس چاہیئے کہ  
پہلے تزکیہ و تصفیہ تن و جان کرے کہ ادا حنا اجسادنا ادا حنا  
اسکا حال ہو ساتھ دور ریاضت و تغیل طعام و تعصیب و اندک کلام و کم خواب و  
اعتراز حیوانات جلالی و جمالی اور اختیار کرنا چند بناہات کا اکل میں اور اختیار کرنا خلوت  
کا اور جائے بے دوختہ پہتا سر پر ہند رکھنا اگر باہر دے تو تین چار گز کپڑا اس سے باندھ  
کر لے اور وقت قرات عمل کیس کو اپنے پاس دخل نہ دے دو سال برابر خلوت میں رہے  
رات کو دعوت کی چون کہ بھدر قوۃ کرے مگر شروع ماہ سے شروع کرے اور دورانِ حوش  
میں برابر روزہ رکھے فوت نہ کرے پہلے دن جو شروع کرے اول شب ہر دو غزل کم کو  
دس مرتبہ پڑھے اور چالیس روز تک ہر روز دو نو غزل کم کو دس دس بار روزیہ یاد  
کرنا جائے کہ وہ نوں غزل کم آٹھ سو مرتبہ ہوں جب سال بھر کرے گناہ سکونچے معلوم ہوگا  
خلوت میں پانچ مردوش سیکے ظاہر ہونگے ان کی حرکت دکھائی دیگی مگر صورت معلوم



دوسرے کا کیا ہے وہ کہیے کہ تو نہیں دیکھتا۔ یہ انکار کرے تو پھر وہ مرد و حلی آبادان  
 بلند گیت گا یا انجی مصافحہ کر دے شیوا در کہے گا کہ اسے عامل مقبول حضرت حق تبارک  
 و تعالیٰ ہے جو اب دسے جب وہ تیسری بار پوچھے کہ میں ارادہ علوی و غنی کو  
 دیکھنا چاہتا ہوں بیوقوف چاہوں حاضر ہوں اور حالات اہل قبور و اوقات عالم  
 جھک دیکھانی دیں۔ یہ سنکر دونوں غائب ہو جاویں گے بعد ایک ساعت کے حاضر ہو کر  
 سلام کہہ کر منبر پر کہیں گے کہ تمہارا مدعا عالی ہے غفل میں نہیں سماتا مگر اللہ تعالیٰ  
 رحیم و کریم ہے اپنے بندوں کو بہت دوست رکھتا ہے اس نے اپنے کرم سے تمہارا  
 محسن قبول فرمایا اور تھو کہ تم کو ارادہ دنیا و اولیاء کے روبرو لجا دیں۔ یہ اونٹھے اور  
 عرض کرے کہ اگر پردہ بشریت میرے آگے سے اٹھ جائے تو بہت مناسب ہے بے پردہ  
 دیکھوں یہ سنکر پوچھیں گے کچھ تحفہ بھی رکھتا ہے یہ کہے کہ تم کو معلوم ہے پھر اس سے  
 پوچھیں گے کہ کیا تحفہ ہے غالب کہے کہ یہ پرند تحفہ ہے دواش کو دیکھ کر خوش ہو کر اس  
 کو یک نظر سے غائب ہونگے بعد ایک لمحہ کے حاضر ہو کر کہیں گے کہ استقبال کر کرنا  
 حضرت رسالت پناہ و جمیع انبیاء و اولیاء شریف لاتی ہیں عامل دائرہ سے ایک قدم  
 باہر رکھ کر سات بابا و از بلند اللہ اکبر کہے اسوقت حجاب بالکل اٹھ جائیگا نام ارادہ  
 بہت اہم کریگا جو پوچھنا ہو کل پوچھنے جو مشکل ہو اس کو حل کرے آخر حضرت رسالت  
 پناہ و اپنا دست مبارک اس کے شانے پر رکھ کر فرماویں گے کہ کچھ نہ شائے باطنی تھا  
 سب تو نے دیکھا اب کیا مقصد رکھتا ہے۔ یہ عرض کرے یا رسول اللہ عجیب میں  
 چاہوں زیارت روحانیان سے مشرف ہوں حضرت دیکھیں گے کہ علیقا یقینا  
 حاضر ہونگے رسول علیہ السلام ارشاد فرمادیں گے کہ جب یہ چاہے اسکی آنکھوں سے  
 پردہ اٹھادیا کر داور روحانیوں سے ملا دیا کر دود و قبول کرینگے پھر یہ کہے  
 کہ یا رسول اللہ کچھ نشانی ہو تو بہتر ہے پھر حضرت علیہ السلام فرمادیں گے کہ تم نے بھی  
 کچھ تحفہ دیا ہے اسپر سکوت کرے وہ موکل کہیں گے کہ اس لایا ہے یہ حضرت  
 سوکھوں سے فرمادیں گے کہ نشانی دوہو موکل رسول علیہ السلام کے ہاتھ میں نشانی دینا  
 مثل بیضہ کے اس کو رسول مقبول عامل کے ہاتھ میں دینگے یہ اس کو دوا تہویں  
 میں چھپائے وہ غائب ہو جائیگا عامل نظر بظرف رسول علیہ السلام رکھے پھر حضرت

اسکو فرما دینگے جب تو چاہے گا دونوں ہاتھوں کو ایک جگہ کر کے سات بار غلام پڑھے گا  
وہ بیچنہ پیدا ہوگا اس کو دیکھو اس کا کھٹا پڑ ہو پس اس کے پڑھنے ہی نام عالم ارواح  
سوی دستغلی حاضر ہونگے اگر بیش اہل قبور جادوے ایسا ہی کیجیو جو شخص نام غم سے ایک  
بار اس عمل کو کر لیتا ہے پھر نایاست اس کو کافی دانی ہوتا ہے کرم پروردگار عالم سے  
احوال اہل قبور نام معلوم ہو جاتا ہے۔ جو کچھ ہم کو معلوم تھا وہ بیان کیا گیا۔ اب نہ  
شرایط معلوم کرنی چاہیے۔

## طریق دعوت

جب دعوت شروع کرے تو پہلے شرائط بجالائے اس کے بعد دعوت دے۔ عروج  
ماہ میں دو شنبہ، شنبہ چہار شنبہ کو پہلے روز رکھے پھر پنجشنبہ کو روزہ رکھ کر صبح  
صادق کے دنت اوٹھے اور غسل پاک کرے اور اس دھو سے فجر کی نائپ پڑھے مگر  
کسی سے بات چیت نہ کرے اور خلوة خانہ میں آکر اپنے سولی و وظائف میں شریق  
تک مشغول رہے۔ پھر اوٹھ کر دو گانہ ادا کرے اور اس کا ثواب بروح پاک سرور  
نولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحاب کرام اور اپنے اقربا کو پہنچا دے پھر پچھلے  
سورنہ درود شریف پڑھے اور نام او نیکی اور ارح کو فاتحہ کا ثواب پہنچائے۔  
پھر اوٹھ کر دو گانہ پڑھ کر حضرت قتیب شہاب الدین سہروردی اور حضرت شیخ نجم الدین  
کبریٰ اور حضرت سلطان الموحیدین شیخ ٹھور حاجی معنور کی اور ارح کو ثواب پہنچا کر  
اس کے بعد فاتحہ دہانہ کر کے یہ دعایا غیاثی عند کل کربت و محبتی  
عند کل دعوت و معاذی عند کل شدۃ  
دیاد حاتی حین تنقطع حیلتی اکیس بار پڑھے۔  
اس کے بعد بنیت نصاب چار ہزار چار سو چالیس بار پڑھے اور اس درود کو خواہ  
ایک روز میں خواہ کئی روز میں ختم کرے۔ پھر خلوة سے باہر کر شکر روتی پڑھ کر  
فقر کو تقسیم کرے اور ان سے دعا کر دے۔ پھر غسل کر کے خلوة میں جاے اور  
دو گانہ کے طریق جیسا کہ پہلے ادا کر چکا ہے بجالائے۔ پھر بنیت زکوٰۃ و دعوت  
شروع کرے یکشنبہ سے لیکر شنبہ تک شبانہ روز ایک ایک ہزار بار پڑھے پھر یکشنبہ  
کو خلوت سے باہر آئے اور سب بخاغلہ جمع کر کے اپنے ہاتھ سے فقر کو تقسیم کرے

نفل پاک  
سے درود  
پڑھے کہ  
نفل  
شبانہ  
پڑھے









شیطان اس کے سر پر ہونے کا نام بتا بیگا پھر اس کو بستر و عامل شیشہ میں اُتارے اور  
 بند کر دے اور اس کی سے کہے کہ جو کچھ تو اس شیشہ میں دیکھتی ہے بیان کر وہ بیان کرے گا  
 پھر خود لگا کر اس کو بند کر کے کسی جگہ دفن کر دے خواہ اس کے سبب اس دکانی سنا دینے  
 بیان کی گئی ہے پھر کلام تھوڑا ہی اچھا ہوتا ہے جیسا کہ کہا ہے خیر الکلام قیل و دل احسن  
 ولعم ان کل نعم الموی و نعم النصیر۔ دعائے انت اسوالم ہے  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اَیُّهَا النَّبِیُّ  
 اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا اَسْلِمًا غَرَمَتْ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ بِا  
 رُوْقَاثِیْل وِیَا جَبْرِئِیْل وِیَا مِکَآئِیْل وِیَا اِسْرَافِیْل وِیَا عِیْسَآئِیْل وِیَا  
 سِرْقَابِیْل وِیَا غَرَارِیْل وِیَا مَلٰئِکَہُ الْاَرْوَاحِ وِیَا بَلْکَآئِیْل وِیَا قِیوْطُور  
 وِیَا جَمِیْعَ الْمَلٰٓئِکَہِ الْاِحْبَانِ وَ الشَّیَاطِیْنِ بِحَقِّ بَدَنِ شَیْشِ وَ نَسِیْنِ اَعِیْزُ فَوْح  
 فِیْ فَوْجَا بِدِیْعُوْجَا تَسْلِیْمًا مِّنْہَا فِیْ فَا شَفِیْفًا اٰہِلِیْ صَقُوْر سَمِیْدِ عَا  
 وَ غَلْبُوْد اِنَّہٗ لَکُمْ لَوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ اِنَّہٗ مِنْ سَلِیْمَانَ وَاِنَّہٗ لَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ  
 الرَّحِیْمِ اِنْ لَا تَعْلَمُوْا عَلٰی وَا تَوَفٰی مَسْلُوْمِیْنَ اٰہِیَا اَسْرَافِیْل اٰہِیَا اٰدُوْنِیْ اَصْبَاوْش  
 اَیَا قَرْمِ اَجَلِیْوَا دَاعِی اللّٰہِ وَاٰمَنُوْا بِہٖ یَغْفِرُ لَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ وِیَخْرِجُکُمْ مِنْ  
 اَعْدَابِ اِلٰہِیْمِ مِنْ لَا یَحِبُّ دَاعِی اللّٰہِ فَلِیْسَ بِمُحْجُوْرٍ فِی الْاَرْضِ وَیَسِّرُ لَہٗ  
 مِنْ ذَوْنِہٖ اَوْلِیَاءَ اَوَّلٰئِکَ فِی ضَلَالٍ یَا نَجْمَا یَا نَقْبَا یَا اَخِیَارِ یَا اَبْدَالِ یَا  
 اَوْتَادِ یَا عَمَادِ یَا غَوْثَ یَا قُطْبَ یَا سَمْسَارَ الْحَبْرُوْتِ یَا سِرْ هٰنَکَ اَللّٰہُ  
 عَزَّ وَجَلَّ وِیَا غَوْثَ الْمَلٰٓئِکَہِ وِیَا رَیْسَ الْغِیْبِ وِیَا رَبَّ الْاَنْسِ وِیَا رُوْحَ  
 الْقُدُسِ وِیَا رُوْحَ الْاَمْرِ وِیَا رُوْحَ الْاٰمِنِ وِیَا رُوْحَ اللّٰہِ وِیَا عَبْدَ اللّٰہِ  
 وِیَا اَنَا الْعَظِیْمِ وَجُوْدَ اللّٰہِ وِیَا رِجَالَ اللّٰہِ وِیَا عِبَادَ اللّٰہِ وِیَا مَلٰئِکَہُ  
 الْاَرْوَاحِ وِیَا نَقِیْبَ الْاَوْلِیَاءِ اَجَلِیْوَا دَاعِی اللّٰہِ وَاٰہِلِیْعُوْنِیْ بِحَقِّ خَاتَمِ  
 النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ سَا فَا مَسَا  
 سَمَا سَمَسْمَرُوْنَ وَاَحْضَرُوْنِیْ یَا اَصْحَابَ الْاَدْوَارِ بِاِذْنِ اللّٰہِ بِحَقِّ  
 یَا هُوَ یَا مَنْ هُوَ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ اِنَّمَا تَکُوْنُوْا مَلٰئِکَہُ رَجِی وِیَا جَمِیْعَ  
 بِرِطْمَیْہِ وِیَا جَمِیْعَ الْعَوَالِمِ الْعُلُوْیَہِ وَ السُّفُلِیْنَ یَا تَبٰرَکَ اللّٰہُ جَمِیْعًا

مسخرین فی خدمتی و فی طاعتی و فی قضائی حاجتی ان الله علی کل  
 شیء قدیر و کان الله یاحی یا قیوم یا علی یا عظیم یا الله یا رحمن یا  
 رحیم یا نلک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین یا حی  
 لا حی فی دیمومة ملکه و بقائه یا حی اجب بالبضائیل یا الله و  
 لام هزم و هین و نسربین بدین الی برم هنسا ادام اتواجر انیم  
 لکیم انهمکه ادا صه منابه و ارینا اشیمکا فجر و منکا و تسلیکی وادی  
 و ادسرا ما اهو کلا و املوکا اشیمین کمانه بهانه فیه درنکه ملکاکه  
 و لیکاکه و اوجل و امروا مهتا یا شایا و تسلیکی مبادریو ایا دری  
 و انا هیامینا یا بلکنا شمینه که همه همینه منه و نه کمه شفته عینقه  
 ملطه و ظهیا یا مطیا وادی یودی کدی کیبی فشکنا به بمطایا  
 مر نکا شمینی ملوی هتا مهنا دیو اة اخینه شکنه خیل جراجسر اکثر  
 اکثر ابربرایا مر یا کرا یا شمینی فجا یا شمعی و اریا شویه جریه و  
 منکا حر نکا غرنکا کمکا مهنا به دیو ادسریا سنکا مر تیا فشیدنا مر تیا  
 فشیدنا مر تیا غنکا کاله فشلیخه و ماظلی کافی کافی جونی مروا ثبونا و ثونا  
 مقلد اسار هین یا هینه شادی منادی فرد یا شیا به دیو ابریا  
 طفلیکی احرا کفلیشا فموطو شایا حی یا قیوم یا دهن یا رحیم یا ملک  
 یا قدوس یا علی یا عظیم یا کبیر یا متعال یا کافی یا غنی یا قاهر یا  
 دزاق بخیر خیشوتا شفا عطوسا یا شامطر شایا ساکر درین دونا  
 چه قطر جمعیطر انیش چه لطس جملطی طلس الدیم و الدیم یا  
 قدوس یا کبیر یا متکبر یا شیشغاریا قطر ایل یا شیشغاریا اریا ایل  
 یا درغا ایل و بلکنا نوش و یا خدام هذه الا سما عینتی تا تعلمونه من هذه  
 الا مر صغیریم و اسر غم و اطعم و خدتم و بضمحتم و توکلتم لی مجلب جمیع  
 المنافع و الرزق و الخیر و دم جمیع جمیع المضار غنی و غنی جمیع و عما  
 یحظه سفی و نحی راه راه راه یا هه یا هه یا هه یا هه یا هه  
 به به به لوه لوه لولا یهوه یهوه یهوه اود و دیا و دیا و دیا و دیا

اذ العرش المجید یا مبدیٰ یا معید یا فعال لما یرید یا خنان یا منان  
 یا دیان یا سبحان یا سلطان یا غفران یا برهان یا بدیع السموات  
 و الارض یا ذوالجلال و الاکرام یا الہ الا انت اسئلک لیسرنا تس  
 العزائم یا رب ان تحس قلبی نور معرفتک یا اللہ یا اللہ یا اللہ و ان  
 تسخنی جمیع العوالم من العلویۃ و السفلیۃ یا حی یا قیوم یا اللہ یا رب  
 یا رحمن یا رحیم یا ملک یوم الدین یا ایاک منجد و ایاک المستعین یا مقلب  
 القلوب الالبصار ان فی ذلک عبرۃ لاولی الابصار رب انی منی  
 الضحاک ارحم الراحمین یا سبحان یا رب یا اللہ یا اللہ یا رحمن یا رحیم  
 یا حی یا قیوم یا واحد یا حاتم یا صمد یا باریا کبیرا یا ربی یا زکی یا کافی  
 یا باقی یا خنان یا منان یا دیان یا خالق یا رحیم یا تام یا مبدیٰ یا علام  
 یا حلیم یا معید یا عزیز یا قاهر یا قریب یا قذل یا خدی یا عالی یا قدوس  
 یا مبدیٰ یا جلیل یا محمود یا کریم یا عظیم یا عجیب یا قریب یا غیاثی عند  
 کل کربت و معادی عند کل شدت و محلی عند کل دعوة و یارب اجانی  
 حین تقطع حیلتی یا غیاثی اللہم انی اسئل بحی سر هذا الدعاء  
 بان انت العزائم ان نصلی علی محمد و علی آل محمد نودقنا ایمانا و امانا فقیۃ  
 من عقوبات الدنیا و الاخرۃ فانک قلت و اسئل اللہ من فضله  
 انی اسئلک من فضلك و اسئلک من عطیتک یا حی یا قیوم یا  
 منان یا ذوالجلال و الاکرام برحمتک یا ارحم الراحمین  
 اس دعا کے اہتمام کے بعد اقامت القدر ایک سو اسی دفعہ پڑھے تاکہ دہشت و فزع  
 اور ام امیر اسے سوسا بطبقت سواھا  
 ایضا برائے حصار ہر بیات کے دفع ہونے کے لئے چالیس بار پڑھے اور اپنے اہل  
 پر و شک سے اس طرح چالیس روز تک کرے جہانگاہ سنگ کی آواز جائے گی کوئی بلاد غیر  
 داخل نہ کرے گی بفرمان اللہ تعالیٰ۔

ایضا برائے ستیخ چار ہزار روز بخشنہ اور دہشتہ اور دہشتہ کو روزہ کچھ کو غسل پاک  
 کر کے جاسپاک پہنے اور بجائے پاک سفر کرے او عطر لگا دے اور اپنے آگے ایک تودہ گل بنار

رکھے اور ابن ہمارے مقام کو بلند و بزرگ سے بڑھنے چودہ سات دن تک ہر روز چار چار ہزار بار پڑھے  
پندرہویں روز عامل کے خلوت خانہ میں خربو غالب ہو، روزہ حاضر ہوں، و عامل سے  
عہد و پیمان کرے، اُس کے بعد عامل اُن کو چاندی کی انگوٹھی دے وہ اُس کو پسین پس بخدا  
چاندی ایک پینے کی انگوٹھی، اُس عامل کو دے عامل اُس کو بیکر اپنے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی  
میں پس لے۔ اور اُن کو رخصت کی اجازت دے وہ جاتے وقت اُس سے کہیں گے کہ جب تم  
اس کو ملاحظہ کرو گے اور سات دنہ ہر جمعہ عاکو پڑھو گے ہم ہیوقت حاضر ہونگے اور جو ہمارے  
لائق کام ہو گا اُس کو انجام دیئے وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جلیوش مرئوش ادنوش سلموش مرطوش مشیو  
البساده مرطوش فدیون اخیون انا مرطوشا مہکا کھلا کی ہما ارحما ترخا  
ادام بطمنہ یھت سواھا لبسم اللہ علا ثمان الرحمان ابرئمان الرحیم حنیان  
سدا سماے جلالی جو اسماء اعظام سے بقاعدہ ایجاد کائے گویں

دو اسم اسماء العین سے لیکر غریب مقرر کیئے گئے ہیں اول جلالی اسم یا گیا ہے جو تمام اسماء  
جلالہ سے مناسب رکھا ہے۔ اُن سب کی اسناد اس پیشل ہے یہ خاصہ مقربین و درویشوں کا  
حضرت سلطان الروحین زین مغربین شریف نے گئے تھے وہاں انہوں نے اس عمل کیا تھا  
چونکہ اس نسخہ میں اکثر دعوت ہائے غریب تھیں اُن کی نسبت سے یہاں اس کو بھی درج کر دیا گیا۔  
ہر عزیمت کی تین تین ہزار اسنادیں ہیں انکی کیفیت مرشد سے معلوم کرے۔

ایضاً۔ اس اسم کو دسٹے اذائش رزق کے تین ہزار تین سو تیرہ مرتبہ کسی شب بار بار پڑھے  
ایضاً۔ دشمن کی تباہی کے بیسے سات روز تک روزہ رکھ کر ہرانی قبروں میں جھجھکر روزہ  
ایک ہزار بار بڑا ناغہ پڑھے۔ پھر خالی مکان میں بیٹھے۔ پڑھتے وقت دشمن کی صورت سُرخ  
تصور کرے۔ یہاں تک کہ سیاد ہو جائے۔ اکثر یہاں بتا ہے کہ ساتویں دن دشمن مرجانا ہے  
اگر دشمن کو بیمار کرنا چاہے تو یہاں رنگت اُس کی تصور کرے ایک ہفتہ میں مڑا چاہے تو ہمار  
ہو جاوے گا گریہ خیال کے کسی گیند کے لئے ایسا کرے ورنہ دو ہلاک ہو ہی جاوے گا بخود ہی  
ہلاک ہو جاوے گا اور اس اسم کی آہر جمعیت ہو جائیگی۔

ایضاً۔ اگر اس اسم کو کھٹکائے کوئے کو مار کر اُس کے ننہ میں رکھ کر زمین میں دفن کر دیا اور







هَذَا الْمَوْءَاظُ الْغَالِبُ لِقَابِضِ الْخَافِضِ الْمُنْتَقِمِ الْبَازِ الْمُمِيتِ وَالْمُغْنِ  
وَعِلْمِهِ وَعَمَلِهِ وَلَوْ دَهْ وَشَهْرٌ وَدَهْ وَلِبْسُ الْمَحْجَمِ عَسَقْنِ وَالْقَلَمِ وَمَا  
لَيْسَطُرُونِ إِذَا مَا دَشِيشًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

## دسواں باب

ایجاد عالم کے بیان میں

کہ عدم سے وجود میں کیونکر آیا۔ اور بر وصف کی قابلیت کی استعداد کیونکر پیدا کی۔  
جانتا چاہیے کہ جو گمان سدا کہتے ہیں کہ اہل سن لینے وہ جو نام علایق و عوائق سے  
ہٹا ہے جس کو ترنگن اور لٹن کہتے ہیں اصول و فروع میں کسی چیز کو اس میں دخل  
نہ تھا۔ کہ اس کا ہونا بیان کرے وہ آئندہ لینے و بے نشان تھا۔ آپ ہی مذاکر تھا اور  
صدا سننا تھا۔ نہ ندا کی کوئی ابتدا تھی نہ صدا کی کوئی انتہا۔ کہ یکا یک نیزنگ عشق دکھائی  
اور اپنے سن پر آپ ہی مبتلا ہو گیا۔ اپنے سن پر مبتلا ہونا تھا کہ ندا صدا کے لباس میں  
آگئی۔ اس میں شک ہے کہ ندا کی ابتدا نہ تھی انتہا تھی۔ اور صدا کی ابتدا تھی انتہا نہ  
تھی۔ جب ندا صدا اپنی تو اس میں ابتدا کی صفت بھی آگئی۔ اب ندا جب ابتدا انتہا  
دونوں صفتوں سے موصوف ہوئی تو آغاز کا سلسلہ دراز ہوا۔

ہر عالم صدا کے نغمہ دوست کہ شیدائیں نہیں صدا جو دراز پھر غلبہ محبت سے عشق  
کی صدا بلند ہوئی اور سلطنت سلاطین پر برطان قائم ہوئی۔ قبا و کھاد وجود جس کا  
عدم وجود برابر ہے صدا کو عنایت کی صدائے (اس علیہ سے سرفراز ہو کر) اس لباس  
میں ظہور کیا۔ صدا۔ ندا کی حقیقت اور ماہیت یہ ہے کہ صدا حقیقت میں محتاج ہے  
اور ندا محتاج الیہ اس لئے کہ صدا پر تجلی ایک صورت ہے اور ندا اس کے معنی جیسے  
لفظ معنی کا محتاج ہوتا ہے۔ ایسے ہی صدا۔ ندا کی محتاج ہے۔ صدا بغیر ندا کے نہیں  
ہوتی۔ ندا بغیر صدا کے جو کھنی ہے۔ ندا کا وجود حقیقی ہے۔ مگر چونکہ بے چگونگی کے  
بنا ہے بغیر اس کے کہ صدا کی لباس میں آئے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اور صدا کا وجود  
چگونگی سے ہے اور اس میں چوں و چرا کو دخل ہے۔ کیونکہ یہ صورت ہے اور فعل  
ضالالت صورت سے وابستہ ہے۔ اس لئے۔ اَلْوَرَّاءِیْ دَرْیَکَ کَیْفَ مَدَّ الْفِطْرَ سے



[illegible]

[illegible]

مجلس شورای اسلامی و هیأت وزیران در این باره تصمیم نهایی را در جلسه ۱۳۸۸/۱۱/۲۸ اتخاذ خواهد کرد.

[illegible]

— *John M. G. Thompson*

پیش از آنکه این کتاب را به دست خودتان درآوردید، بدانید که این کتاب را به دست خودتان درآوردید.

میں نے کہا کہ میں نے اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا۔

ہر ایک صفت اپنے اپنے نام کے ساتھ مل کر ایک ہی صفت کے لئے ایک ہی نام ہے۔

[illegible][illegible]

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث



محرم فہرست کتب کا خانہ میں انگریزی میں موجود ہے

[illegible]

[illegible]